

حرفِ مِلّات



مجموعہ نعت

حرفِ مِلّات

طفیلہ ایم آر صباہی

الہیستا
بیتنا
بیتنا

قادیانہ پور شریف

طفیلہ ایم آر صباہی



بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

حرفِ مدحت

(مجموعہ حمد و نعت)

شاعر

محمد طفیل احمد مصباحی

[ناشر]

دبستانِ نوابیہ عزیزہ
قاضی پور شریف، ضلع فتح پور (ہسوہ) یوپی

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ

نام کتاب : حرفِ مدحت (مجموعہ حمد و نعت)
شاعر : محمد طفیل احمد مصباحی
نظر ثانی : تاج الشعراء، ادیب لیبیب جناب سید محمد نور الحسن
نور توابعی عزیز، دام ظلہ العالی
کمپوزنگ : محمد حسن اختر برکاتی مصباحی 9113322802
ترتیب کار : احمد رضا مصباحی (سرلاہی، نیپال) 7007693082
صفحات : ۱۳۰
تعداد : ۱۱۰۰
سن اشاعت : دسمبر ۲۰۱۸ء
ناشر : دبستانِ توابعی عزیز، قاضی پور شریف، ضلع فتح پور (ہسوہ) یوپی
قیمت :

ملنے کا پتہ

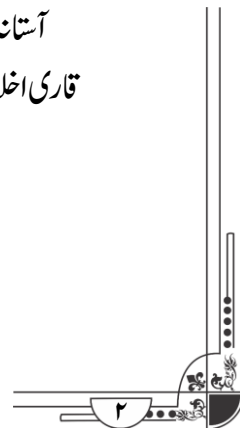
آستانہ عالیہ توابعی، قاضی پور شریف، ضلع فتح پور، (ہسوہ) یوپی
قاری اخلاق احمد فتح پوری منگرے منو، اٹاکی، ضلع فتح پور (ہسوہ) یوپی

۹۴۱۵۴۹۴۴۹۲

محمد طفیل احمد مصباحی

سبحان پور کٹوریہ، عمر پور، بانکا (بھاگل پور) بہار

۸۴۱۶۹۶۰۹۲۵



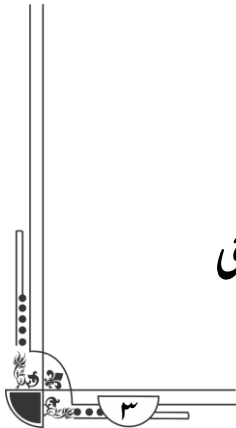
شرفِ انتساب

شمس العارفين، بدر الکاملين،
فخر السالكين، قدوة الواصلين،
عاشقِ سيد المرسلين

حضرت الحاج صوفی سید تواب علی شاہ
حسنى، عزيزى، جهانگیرى، منعمى، ابوالعلائی رضی اللہ عنہ

کے نام
گر قبول افتد زہے عز و شرف

یکے از خدام نوابی
محمد طفیل احمد مصباحی



پیش لفظ

شاعری کا مطالعہ اور خوب صورت اشعار یاد کرنے کا شوق بچپن سے تھا، لیکن یہ بات میرے وہم و گمان میں بھی نہ تھی کہ باضابطہ شعر و سخن کے میدان میں قدم رکھ کر کوئی مجموعہء کلام قارئین کی بارگاہ میں پیش کرنے کا اتفاق ہوگا۔ یہ اللہ تبارک و تعالیٰ کا خاص فضل و کرم اور اس کے حبیب جناب محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ و علی آلہ وسلم کی چشم عنایت ہے کہ آج یہ فقیر اپنے ٹوٹے پھوٹے الفاظ میں مدوح کائنات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تعریف و توصیف کا گلدستہ "حرفِ مدحت" کی شکل میں لے کر اپنے باذوق قارئین کو دعوتِ مطالعہ دے رہا ہے۔ میں نے شاعری کی ابتدا سہرا نویسی اور منقبت نگاری سے کی ہے، اس کے بعد غزل کے صحراؤں کی کچھ دن خاک چھانی ہے۔ اسی دوران چند نعتیہ کلام کہنے کا بھی شرف حاصل ہوا ہے۔ لیکن باضابطہ نعت گوئی کا شعور اور پاکیزہ جذبہ استاذ محترم، تاج الشعراء، ادیب عصر جناب سید محمد نور الحسن نور فتح پوری دام ظلہ العالی کی علمی و ادبی صحبت سے عطا ہوا۔ اگر کوئی پوچھے کہ "آپ کو نعت گوئی کا سلیقہ و جذبہ کہاں سے ملا ہے تو میں بلا تامل جناب سید نور الحسن صاحب قبلہ کا نام پیش کر دوں گا۔"

اس فقیر بے نوا کے پاس شعر و سخن کا جو کچھ بھی سرمایہ ہے، وہ بدرالکامین، سراج العارفین، فخر السالکین حضرت الحاج صوفی سید تواب علی شاہ علیہ الرحمہ والرضوان کی بانیض نگاہوں کا کرشمہ اور آپ کے فرزند ارجمند سیدی وسندی جناب سید محمد نور الحسن نور کی عنایتوں کا نتیجہ ہے۔

اس اعترافِ حقیقت کے ساتھ یہاں اس امر کا اظہار بھی ناگزیر ہے کہ

زیر نظر مجموعہء کلام اس لائق تو نہیں تھا کہ اسے طباعت و اشاعت کے مراحل سے گزار کر قارئین کی بصارتوں کی نذر کیا جاسکے، مگر استاذ محترم جناب سید نور الحسن نور تو ابی عزیز می دام ظلہ کی اصلاح و نظر ثانی نے اسے لائق اعتبار اور قابل اشاعت بنا کر احسانِ عظیم فرمایا۔ ہم ان کے شکر گزار اور منت شاس ہیں۔

یہ فقیر ابھی شعر و سخن کا ایک نا تجربہ کار اور نو آموز طالب علم ہے، قدم پر غلطیوں کا امکان موجود ہے۔

اس لیے قارئین کی بارگاہ میں بصد احترام عرض کرتا ہوں کہ اس مجموعے میں جہاں کہیں لفظی، معنوی اور شرعی خامی نظر آئے، شاعر یا مصلح کو ہدفِ ملامت اور نشانہ تنقید بنانے کے بجائے اطلاع فرمائیں، ان شاء اللہ آئندہ ایڈیشن میں اصلاح کر دی جائے گی۔

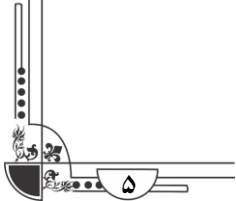
پیکر علم و اخلاق جناب قاری اخلاق احمد فتح پوری کی بے لوث محبتوں کا میں دل کی گہرائیوں سے شکر گزار ہوں کہ ان کی بے لوث محبتیں اور اخلاص مندانہ رفتیں میرے سمندِ ہمت کو ہمیشہ مہمیز لگاتی ہیں اور ہمیشہ کام کرتے رہنے کا حوصلہ بخشتی ہیں۔

اللہ تعالیٰ اپنے محبوب مکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقے سید نور الحسن نور صاحب قبلہ، آپ کے برادر اصغر سید محمد مجیب الحسن مجیب صاحب اور قاری اخلاق احمد صاحب کے علم و عمل اور عمر و اقبال میں بے پناہ برکتیں عطا فرمائے۔ آمین۔

دعا گو و دعا جو:

محمد طفیل احمد مصباحی

۲۸/ دسمبر ۲۰۱۸ء



”حرفِ مدحت“ حرفِ شتا

جناب مولانا طفیل احمد مصباحی، جامعہ اشرفیہ، مبارک پور کے فاضلِ جلیل و عالمِ نبیل ہونے کے ساتھ ساتھ ایک کامیاب و باکمال ادیب اور ایک قادر الکلام و زود گو شاعر بھی ہیں۔ شعبہ تصنیف و تالیف سے بھی ان کا خاص لگاؤ ہے۔ کئی کتابوں کے مصنف و مؤلف بھی ہیں۔ یعنی موصوف ہمہ جہت شخص اوصاف سے متصف ہیں۔

مقامِ اطمینان و مسرت ہے کہ طفیل مصباحی نے ادھر ادھر کی باتیں نہ کر کے اپنے روئے سخن کو رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام اور محبوبانِ بارگاہِ خداوندی کی طرف مرتکز رکھا، اکثر ان کے قلم زر نگار سے بہترین نظمیں و نثری ادب پارے تخلیق پاتے رہتے ہیں، ان کے کلام میں بلا کی کشش اور جاذبیت پائی جاتی ہے جو اپنے قاری کو تادیر اپنے سحر سے باہر نہیں نکلنے دیتی۔ موصوف کو شکر و تسنیم میں دھلی ہوئی زبان کا استعمال کرتے ہیں۔ کلام پڑھو تو یوں محسوس ہوتا ہے جیسے کوئی دریا بلا روک ٹوک کسی خوبصورت دھن میں کوئی خوبصورت سا گیت گاتا ہوا منزل کی جانب رواں دواں ہے۔ بیان کی یہ روانی ہر ایرے غیرے کو رزاں نہیں ہوتی۔ میں طفیل مصباحی کو بہت بہت مبارکباد پیش کرتا ہوں کہ ان کا مجموعہ ”حرفِ مدحت“ بہت جلد مرحلہ طبعیت سے گزر کر اہل شوق کی آنکھوں کا سرمہ بننے جا رہا ہے۔ میں دعا گو ہوں کہ اللہ رب العالمین ان کے مجموعہ کلام کو شرف قبولیت عطا فرمائے اور ان کے علم و فضل، عمر اور رزقِ سخن میں خوب خوب برکتیں عطا فرمائے نیز ان کی جملہ مہمات سہل تر فرمائے اور خدمتِ دین کی مزید توفیق عطا فرمائے۔ آمین بجاہ النبی کریم الامین۔

دعا گو

سید محمد نور الحسن نور نوابی

آستانہ عالیہ نوابیہ قاضی پور شریف فتحپور ہسوسہ یوپی انڈیا

رَبَّنَا ، يَا رَبَّنَا ، يَا رَبَّنَا ، يَا رَبَّنَا
صرف تو ہے لائقِ حمد و ثنا يَا رَبَّنَا

لفظ ”کن“ سے دونوں عالم تو نے ہی پیدا کیے
تیری قدرتِ عقل سے ہے ماورا يَا رَبَّنَا

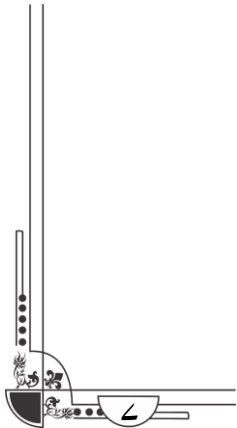
عالمِ امکان کو تو نے سجایا خوب ہے
تو نے بخشی چاند، تاروں کو ضیا يَا رَبَّنَا

اول و آخر بھی تو ہے ، ظاہر و باطن بھی تو
تیری کچھ ہے ابتداء نے انتہا يَا رَبَّنَا

خالقِ لوح و قلم، اے صانعِ کون و مکان
تو ہی تو ہے مالکِ ہر دوسرا يَا رَبَّنَا

قادر و قیوم بھی ، معبود بھی ، مسبود بھی
ساری دنیا تجھ کو کہتی ہے خدا يَا رَبَّنَا

تو انیسِ بیسیاں ہے ، تو کریم و کار ساز
اہلِ حاجت کا تو ہی حاجت روا يَا رَبَّنَا



تیری ہیبت سے ملائک کانپتے ہیں دم بدم
تو ہے بے شک قاہر و فرماں روا یاربنا

آیت ”الحمد“ سے یہ راز ظاہر ہو گیا
صرف تو ہے لائقِ حمد و ثنا یاربنا

ذرہ ذرہ ، قطرہ قطرہ، منہمک تسبیح میں
مچھلیاں دریاؤں کی مَحْوِ ثنا یاربنا

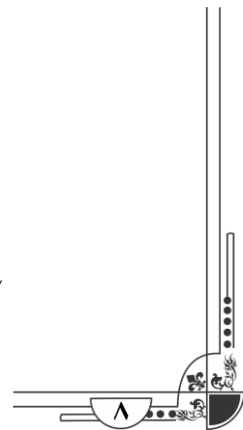
ماں سے زیادہ توشفیق و مہرباں مخلوق پر
سب کو حاصل تیری رحمت کی ردا یاربنا

شکر تیرا سارے عالم پر بڑا احساں کیا
بھیج کر تو نے محمد مصطفیٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ یاربنا

اپنے پیغمبر محمد مصطفیٰ کے واسطے
دور کر سر سے مصیبت کی گھٹا یاربنا

خوگرِ حمد و ثنا احمد کو اپنے اب بنا
کاش ہر دم ہو زباں پر ”ربنا یاربنا“

...☆☆☆...



خامہ افکار کو طرز ادا دیتا ہے کون
دل میں احساسات کی شمعیں جلا دیتا ہے کون

سینہ امواج پہ کشتی چلا دیتا ہے کون
خلق کو دریا کے اندر بھی غذا دیتا ہے کون

موت کی آغوش میں سب کو سلا دیتا ہے کون
لفظ ”کن“ فرما کے مردوں کو جلا دیتا ہے کون

غنچہ و گل کو تبسم کی ادا دیتا ہے کون
لالہ زاروں کو حسین اتنا بنا دیتا ہے کون

سوکھے پیڑوں کو نمو دے کر جلا دیتا ہے کون
سبز پتوں کو بتا ”رنگِ حنا“ دیتا ہے کون

بلبلوں کو چچھانے کی نوا دیتا ہے کون
پھول کو خاموش رہنے کی ادا دیتا ہے کون

درد مندوں کو، مریضوں کو دوا دیتا ہے کون
اور بیماروں کو دنیا میں شفا دیتا ہے کون

کون ہے ماں باپ سے زیادہ شفیق و مہربان
مجرموں کو اپنی رحمت کا پتہ دیتا ہے کون

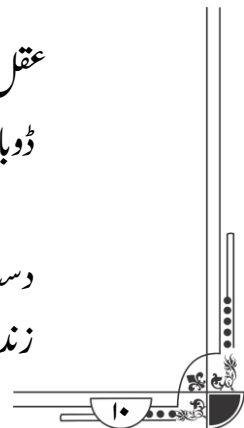
بے سبب ہی بخش دیتا ہے سبھی جرم و خطا
داغِ عصیاں آبِ رحمت سے مٹا دیتا ہے کون

کس نے بخشی نور کی خیرات ماہ و نجم کو
شب کو ظلمت، دن کو سورج کی ضیا دیتا ہے کون

کون ہے اس کے سوا انساں کی شہِ رگ سے قریب
دیکھ قرآن ”نحن اقرب“ کی صدا دیتا ہے کون

عقل ہے حیرانِ قدرت کا کرشمہ دیکھ کر
ڈوبا سورجِ وقت پر ہر دن اُگا دیتا ہے کون

دستِ قدرت میں ہے یہ کس کے نظامِ کائنات
زندہ رہنے کے لیے سب کو غذا دیتا ہے



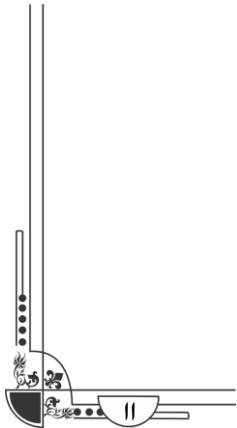
یاس کے دورِ خزاں میں جب کہ جینا ہو کٹھن
گلشنِ اُمید ایسے میں کھلا دیتا ہے کون

کون ہے جو غیب سے کرتا ہے بندوں کی مدد
روتے انسانوں کو اک پل میں ہنسا دیتا ہے کون

رب کی قدرت سے ہی چلتا ہے نظامِ کائنات
اب نہ یہ کہنا مریضوں کو شفا دیتا ہے کون

علم و حکمت کا خزانہ سب کو دیتا ہے وہی
مانگ احمد اس سے ہی، اس کے سوا دیتا ہے کون

...*.*.*.*...



جلوہِ عشقِ نبیِ دل میں بسادے یارب
خاکِ طیبہ سے نگاہوں کو ضیاء دے یارب

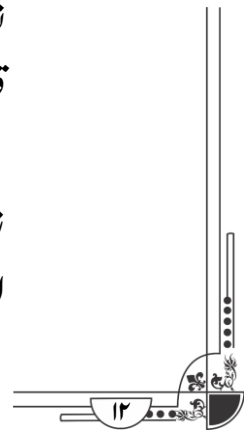
میرے مولیٰ مجھے محشر کی تمازت سے بچا
اپنے محبوب کے دامن میں چھپا دے یارب

تیرے انعام و کرم کا ہے سرا جس سے ملا
ہاں وہی راستہ مجھ کو بھی چلا دے یارب

عظمتِ شاہِ مدینہ پہ قصیدہ لکھوں
فکرِ حستان کی کچھ ایسی ادا دے یارب

نورِ تقویٰ سے مزین ہو مری بزمِ حیات
قلب کو پاکی، نگاہوں کو حیا دے یارب

زندگی بھر میں رہوں دین پہ قائم، دائم
اپنی طاعت کی کلی دل میں کھلا دے یارب

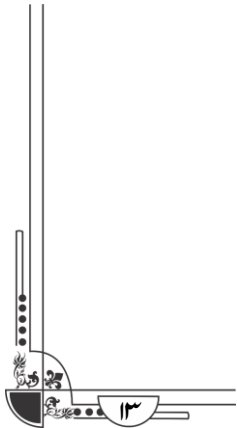


کاش بن جاؤں مدینے کا مسافر اک دن
جیتے جی روضہ سرکار دکھا دے یارب

عمر بھر جس کا نشہ باقی رہے آنکھوں میں
جام وحدت کا مجھے ایسا پلا دے یارب

جکڑا زنجیرِ مصائب میں ہے احمد تیرا
رنج و کلفت کے سلاسل سے چھڑا دے یارب

...*.*.*...



امام الانبیاء، ختم الرسل، نورِ خدا کہیے
محمد مصطفیٰ، صلّ علی، صلّ علی کہیے

انہیں شمس الضحیٰ، بدر الدجی، نور الہدی کہیے
انہیں خیر الوری، کہف الوری، غوث الوری کہیے

خدائے پاک کا جلوہ، حبیبِ حق نما کہیے
انہیں یسین، طہ، شافعِ روزِ جزا کہیے

شہنشاہِ جہاں کہیے، انہیں حاجت روا کہیے
انہیں مختارِ کُل اور مالکِ ہر دوسرا کہیے

انہیں بزمِ نبوت کا چراغِ پُر ضیا کہیے
انہیں بزمِ رسالت کا امام و مقتدی کہیے

گلوں کو ہیں ملی رعنائیاں ان کی بدولت ہی
انہیں گلزارِ ہستی کا گلابِ خوشنما کہیے



وہی محبوب ہیں رب کے، وہی مطلوب ہیں سب کے
انہیں جانِ ادا کہیے، انہیں جانِ وفا کہیے

وہی تاجِ نبوت ہیں، وہی شانِ رسالت ہیں
انہیں چرخِ ہدایت کا بھی شمسِ بازغہ کہیے

”وہ دانائے سبل، ختمِ الرسل؛ مولائے کل بھی ہیں“
انہیں فخرِ جہاں اور نازِ ارض و سما کہیے

رسائی دیکھیے ان کی، مکاں سے لامکاں پہنچے
انہیں معراج کا دولہا، انہیں شاہِ دنیٰ کہیے

حسین ایسے کہ جن پر حسنِ یوسف رشک کرتا ہے
انہیں حسن و ملاحت کا چمکتا آئینہ کہیے

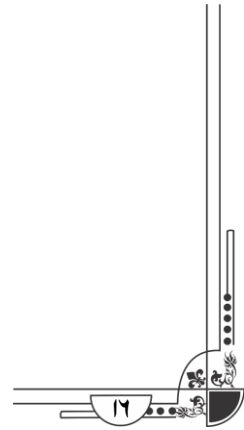
گھٹائے جو رسولِ پاک کی عظمت کو اے لوگو!
اسے بولہب کا بھائی اسے ”تبت یدا“ کہیے

وہی ہیں مالکِ جنت، وہی ہیں قاسمِ نعمت
وہی ہیں خازنِ رحمت، انہیں دستِ عطا کہیے

وہی عابد، وہی زاہد، وہی ساجد، وہی ذاکر
خدا کی بندگی میں ہر گھڑی ان کو فنا کہیے

وہی داعی، وہی ہادی، وہی راشد، وہی مرشد
انہیں حق و صداقت کا نقیب و رہنما کہیے

...*.*.*.*



اک روز مرے خواب میں آئیں تو عجب کیا
خوابیدہ مقدر کو جگائیں تو عجب کیا

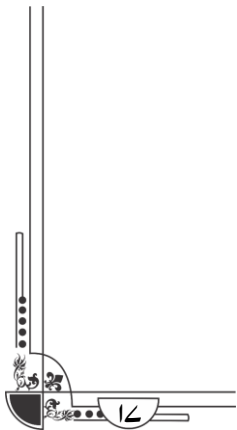
سرکار کی صورت کو نگاہوں میں بسا کر
اس دل کو مدینہ جو بنائیں تو عجب کیا

یادِ شہ کونین میں تڑپا کریں ہر دم
اشکوں کے گہر خوب لٹائیں تو عجب کیا

تکمیلِ وفا کے لیے عشاقِ پیہر
اسلام پہ سر اپنا کٹائیں تو عجب کیا

وہ حسن و ملاحت میں ہیں یکتائے زمانہ
پُر کیف ہیں گر ان کی دائیں تو عجب کیا

اسباب ہیں مفقود، مگر ان کے کرم سے
روضے پہ کبھی نعت سنائیں تو عجب کیا



جو مظہرِ حق، مالکِ کل، ختمِ رسل ہیں
قدرت کے کرشمے وہ دکھائیں تو عجب کیا

ہیں بعد خدا آپ ہی تعریف کے لائق
یہ بات زمانے کو بتائیں تو عجب کیا

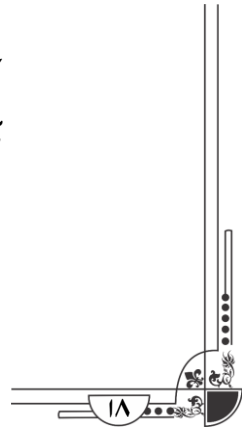
خالق نے بنایا ہے انہیں رحمتِ عالم
امت کے لیے آنسو بہائیں تو عجب کیا

بخشی ہے خدا نے انہیں وہ طاقت و قوت
مہتاب کو انگلی پہ نچائیں تو عجب کیا

وہ رحمتِ عالم ہیں، وہی شافعِ محشر
مجرم کو وہ دامن میں چھپائیں تو عجب کیا

بھر دیتے ہیں دامن کو مرادوں سے وہ احمد
ہم جا کے انہیں دکھڑا سنائیں تو عجب کیا ہے

...*.*.*...



منور ہوگئی دنیا ہوئے سرکار جب پیدا
دوعالم میں شہنشاہِ مدینہ کے اجالے ہیں

جھپٹتے تھے صحابہ ”قطرہ آبِ وضو“ لینے
بڑے مسعود سرکارِ دوعالم کے غُسالے ہیں

وہی آقا، وہی داتا، وہی قاسم، وہی حاکم
جو ہم کھاتے ہیں پیتے ہیں اسی در کے نوالے ہیں

”محمد کی محبت دینِ حق کی شرط اول ہے“
محبت کرنے والے اصل میں ایمان والے ہیں

ترے جیسا نہ پایا اے امام الانبیاء ہم نے
یہ بولے بلبلِ سدرہ دوعالم چھان ڈالے ہیں

فرشتے قبر میں پوچھیں اگر توصاف کہ دوں گا
غلامِ شاہِ بطحا ہوں یہی میرے حوالے ہیں

فصیحانِ عرب ہیں دنگِ آقا کی فصاحت پر
نبی کے سامنے ان کی زباں کے بندتالے ہیں

نظامِ زندگی میں آگئیں تبدیلیاں ہر سو
زمانے پر نبی نے ایسے کچھ اثرات ڈالے ہیں

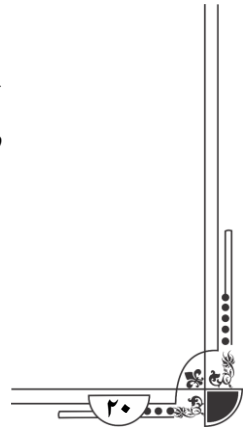
اچانک زلزلہ پیدا ہوا ایوانِ باطل میں
نبی نے دینِ حق کے صُور جس دم پھونک ڈالے ہیں

کھنکتا ہے زمانے میں انہیں کے نام کا سکہ
زمین سے آسماں تک مصطفیٰ کے بول بالے ہیں

بفیضانِ رفعتا یہ حقیقت ہو گئی ظاہر سے
ہے اونچا مرتبہ ان کا، وہ اونچی شان والے ہیں

پڑھو صلِ علی، صلِ علی تم ہر گھڑی احمد
درود پاک ہر غم سے رہائی دینے والے ہیں

...*.*.*.*



نازشِ فن اور ادب کی چاشنی نعتِ نبی
ظلمتِ شعرو سخن کی چاندنی نعتِ نبی

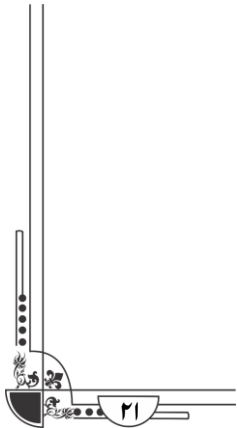
بخشتی ہے فکر و فن کو روشنی نعتِ نبی
دور کرتی دیتی ہے ساری تیرگی نعتِ نبی

مصطفیٰ، شمس الضحیٰ، بدر الدجی، نور الہدیٰ
سارے حرفوں میں ہے اک حرفِ جلی نعتِ نبی

دم میں جب تک دم ہے ذکرِ مصطفیٰ کرتے رہو
دیتی ہے ایمان کو اک تازگی نعتِ نبی

نعت گوئی ہے عبادت، موجب برکت بھی ہے
بخشتی ہے شاعروں کو سرخوشی نعتِ نبی

اہل ایمان کو ملا کرتی ہے جس سے روشنی
ہاں وہی ہے اک چراغِ رہبری نعتِ نبی



تیرے دامانِ کرم میں رحمتوں کے پھول ہیں
تیرے صدقے میں مصیبت ہے ٹلی نعتِ نبی

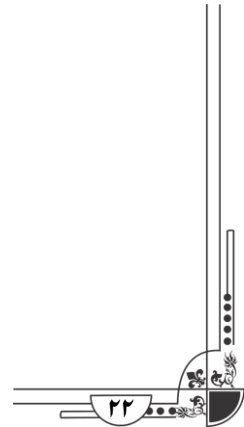
تیرے بن سونی سی لگتی ہے ادب کی انجمن
تجھ سے قائم ہے ادب کی چاشنی نعتِ نبی

قبر میں جلوہ دکھائیں جس گھڑی شاہِ ام
لب پہ ہو نعتِ نبی، نعتِ نبی، نعتِ نبی

سن کے بزمِ مصطفیٰ میں جھوم جاتے ہیں سبھی
ہے بڑی پُر کیف تیری نعمگی نعتِ نبی

نعتِ سرورِ شوق سے کرتے رہو احمدِ رقم
باغِ جنت میں تمہیں لے جائے گی نعتِ نبی

...*.*.*.*...



مظہر ذاتِ خدا ، فخرِ رسالت لکھنا
ماہِ طیبہ کو شہنشاہِ نبوت لکھنا

خُلُقِ سرکار کو قرآن کی آیت لکھنا
ذکرِ سرکار کو قرآن کی تلاوت لکھنا

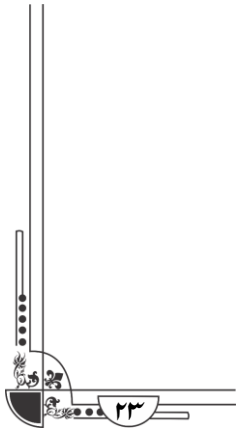
ہر گھڑی لکھتے رہو نعتِ شہنشاہِ امم
گل کی ، بلبیل کی نہ رنگین حکایت لکھنا

سر پہ ہے بوجھ گناہوں کا، اغثنی مولیٰ
میری قسمت میں محمد کی شفاعت لکھا

شاہِ کونین کی عظمت پہ قصیدہ لکھیے
کم عبادت سے نہیں، آپ کی مدحت لکھنا

آرزو ہے درِ سرکار پہ جائے احمد
اس کی تقدیر میں روضے کی زیارت لکھنا

...*.*.*.*.*



زہے عزتِ وافخارِ مدینہ
فزونِ عرش سے ہے وقارِ مدینہ

بڑی پرکشش ہے بہارِ مدینہ
گلوں سے بھی بہتر ہے خارِ مدینہ

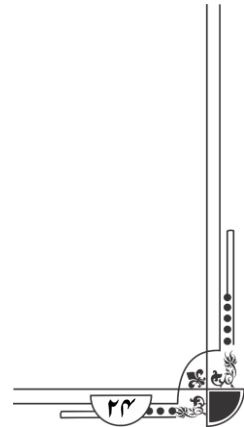
رخِ ”واضحیٰ“ ہے نگاہوں کی زینت
خیالوں کا مرکز دیارِ مدینہ

خدایا مری آرزو بس یہی ہے
”پسِ مرگ کر دے غبارِ مدینہ“

حضورِی کا پروانہ اب تو عطا ہو
میں کب تک کروں انتظارِ مدینہ

نہ چھیڑو ابھی ذکرِ گل اور گلشن
ابھی ہے تصور میں خارِ مدینہ

بھنور میں مصیبت کے کشتی پھنسی ہے
کرم کی نظر تاجدارِ مدینہ



برستا ہے پیہم جہاں ابرِ رحمت
دکھا دے وہی رَہ گزارِ مدینہ

طلبِ گارِ جنتِ فدا ہوں نہ کیوں کر
کہ جنت ہے خود جب نثارِ مدینہ

یہ سینہ ہو عشقِ رسالت کا مسکن
”مرا دل بنے یادِ گارِ مدینہ“

نہ اترے کبھی جیتے جی یا الہی
چڑھا ہے جو مجھ پر خُمارِ مدینہ

بصارت، بصیرت ملے گی اے احمد
لگا آنکھ میں تو غبارِ مدینہ

...*.*.*...

آگنی مسعود ساعت عید میلاد النبی
مرحبا جشن ولادت عید میلاد النبی

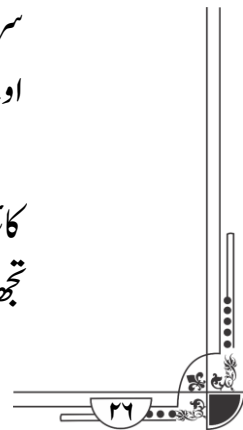
موجبِ فرحت ، مسرت عید میلاد النبی
باعثِ نعمتِ مدحت عید میلاد النبی

نورِ خورشیدِ رسالت عید میلاد النبی
ماہی کفر و ضلالت عید میلاد النبی

آئی رحمت ، چھائی برکت عید میلاد النبی
ہوگئی کافورِ ظلمت عید میلاد النبی

سر پہ دستارِ فضیلت عید میلاد النبی
اوپنچی تیری شان و شوکت عید میلاد النبی

کائناتِ رنگ و بو جس سے معطر ہوگی
تجھ میں ہے کچھ ایسی نکبت عید میلاد النبی



بچے، بوڑھے، گورے، کالے سب کے سب تجھ پر فدا
پُرکشش ہے تیری رنگت عید میلاد النبی

مرحبا ، صلِ علی، صلِ علیٰ کا شور ہے
وجد میں ہے ساری خلقت عید میلاد النبی

جس سے بڑھ کر کوئی نعمت اور دنیا میں نہیں
رب کی ہے اک ایسی نعمت عید میلاد النبی

جشنِ میلادِ پیمبر تم مناؤ شوق سے
دے گی ایماں کو حرارت عید میلاد النبی

بہرِ عشاقِ نبی یہ اک بڑا تہوار ہے
بہرِ نجدی ہے قیامت عید میلاد النبی

”حشر تک ڈالیں گے ہم پیدائشِ مولیٰ کی دھوم“
بالیقیں بخشے گی جنت عید میلاد النبی

چلنے والوں کو سنا دے اے طفیلِ خوشنوا
ہے میاں ”شرعی حقیقت“ عید میلاد النبی



اے مالکِ گل، سیدِ برابرِ اِغثنی
اے حسنِ ازل، رونقِ گلزارِ اِغثنی

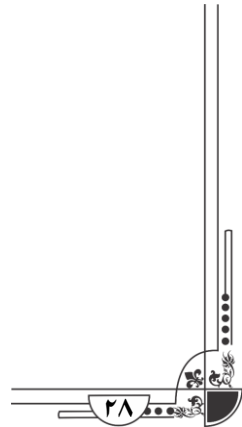
ہوں محوِ ثنا فکر کے ہر تارِ اِغثنی
ہو کشتِ سخنِ میری شمر بارِ اِغثنی

بخشش کا ہوں ہر آن طلبگارِ اِغثنی
ہوں خوگرِ عصیاں و خطاکار، اِغثنی

اعدا ہیں مرے برسرِ پیکارِ اِغثنی
ہیں چاروں طرف لشکرِ جرّارِ اِغثنی

ہوں موجِ حوادث میں گرفتارِ اِغثنی
اے کشتیِ امت کے نگہدارِ اِغثنی

کیا کیا نہیں اس دل میں ہیں آزارِ اِغثنی
ہوں قیدِ معاصی میں گرفتارِ اِغثنی



یہ سینہ بنے علم کا انمول دینہ
حکمت کے خزانے کے گہر بارِ اغثنی

ہوں تشنہ دہن، سرپہ ہے خورشیدِ قیامت
" اے شافعِ محشر، شہِ ابرارِ اغثنی "

سرکارِ قلم مجھ کو پکڑنے کا ہنردے
تو خامہٴ قدرت کا ہے شہِ کارِ اغثنی

اے کاش میں بن جاؤں مقدرِ کاسکندر
ہو سرپہ شہاآپ کی پیزارِ اغثنی

حسنین کا صدقہ اسے ملجائے خدارا
ہے درپہ کھڑا مفلسِ نادارِ اغثنی

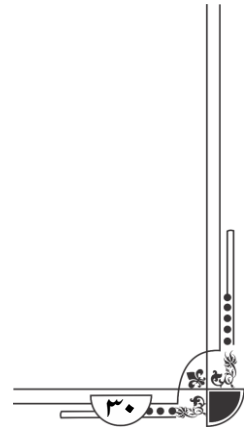
ہے سرپہ بلاؤں کا، جفاؤں کا تسلط
جینا مرا اب ہو گیا دشوارِ اغثنی

کیوں کر ہو سفرِ طے مری ہستی کا اے آقا
ہر لمحہ ستانے لگے آزارِ اغثنی

منگتا ہے کھڑا دامنِ امیدِ پیارے
اے مالکِ گل، مونسِ وغمِ خوارِ عشنی

جب آئے قضااس کی مدینے میں ہی آئے
کرتا ہے دعا " احمدِ بیمار " عشنی

...*.*.*.*....



جَبْدَا ! ہم نے شہنشاہ کا روضہ دیکھا
یعنی کعبے کا جو کعبہ ہے وہ کعبہ دیکھا

اپنی تقدیر کو براونِ ثریا دیکھا
جس گھڑی گنبدِ حضریٰ کا نظارہ دیکھا

روضہ پاک کا پُرکیف نظارہ دیکھا
"اپنی قسمت کا درخشندہ ستارا دیکھا"

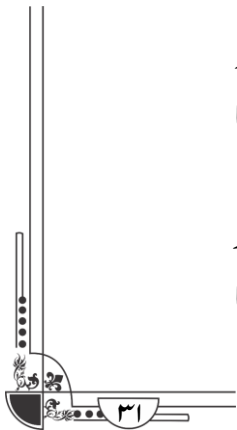
لطف و احسان کا بٹنا ہوا باڑا دیکھا
"ابرحمت کا وہاں زور برسنا دیکھا"

ان کے دربار میں سورج کو بھی آتا دیکھا
چاند کو لیتے ہوئے قدموں کا بوسہ دیکھا

معنیٰ اوّل و آخر کا ہوا عملی ظہور
سب سے آگے انھیں ہم نے شبِ اسریٰ دیکھا

گلشنِ نعتِ شہ کون و مکاں میں احمد
طائرِ فکر و تخیل کو چہکتا دیکھا

...*.*.*...



گیسوئے پاک میں والیل کا نقشہ دیکھا
واضحیٰ پڑھتے ہوئے آپ کا چہرہ دیکھا

شمس میں آپ کے جلووں کا تماشا دیکھا
چاند کو تکتے ہوئے آپ کا تلوا دیکھا

ان کے الطاف و عنایات کا دریا دیکھا
جو دو بخشش کا اُبلتا ہوا چشمہ دیکھا

مصطفیٰ جانِ دو عالم کا اشارا دیکھا
چاند کو ہوتے ہوئے ہم نے دو پارہ دیکھا

ایک دن خواب میں منظریہ سہانا دیکھا
خود کو گلزارِ مدینہ میں ٹہلتا دیکھا

معجزہ سیدِ والا کا " علی " سے پوچھو
جس نے ڈوبے ہوئے سورج کو پلٹا دیکھا

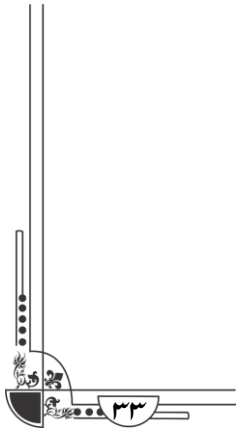


گفتگوسن کے ہیں حیران فصیحان عرب
آپ کے سامنے ہم نے انھیں گونگا دیکھا

سبزگنبد کو جو دیکھا تو یہ محسوس ہوا
ہم نے جنت کا کوئی قصرِ معلیٰ دیکھا

خوبی بخت سے احمد نے مدینے جا کر
شام پُریف بھی اور صبحِ دل آرا دیکھا

...*.*.*.*...



شمسِ اضحیٰ کہوں تجھے بدرالدُّجیٰ کہوں
نورالہدیٰ کہوں تجھے کہفِ الوریٰ کہوں

آقا کہوں کہ حاکم و فرماں روا کہوں
ہادی کہوں کہ مالکِ ارض و سما کہوں

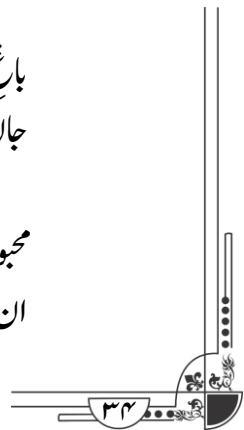
شاہِ دنیٰ کہ مظہرِ ذاتِ خدا کہوں
یا پھر تجھے میں شافعِ روزِ جزا کہوں

جن سے ہوئی ہے دہر کی وہ ابتدا کہوں
بھیجے گئے جو بعد میں وہ انتہا کہوں

آقا کہوں کہ سرورِ ہر دوسرا کہوں
شاہِ رُسل کہوں یا شہِ انبیا کہوں

باغِ خلیل کا گلِ رنگیں ادا کہوں
جانِ بہار، جانِ چمن، خوش ادا کہوں

محبوبِ رب کو دافعِ رنج و بلا کہوں
ان کے لُعبِ پاک کو جانِ شفا کہوں



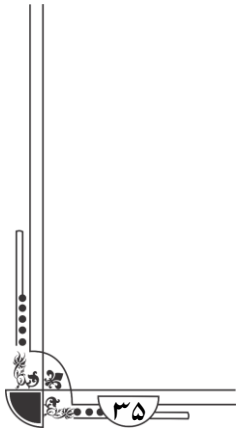
مختار کائنات کو جانِ وفا کہوں
ان کی رضا کو رب کی رضا بر ملا کہوں

ان کی سخاوتوں کو برستی گھٹا کہوں
ان کے فیوض و لطف کو موج عطا کہوں

آسان مشکلات کو کرتے ہیں آپ ہی
سارے جہاں کا آپ کو حاجت روا کہوں

تسبیحِ لب پہ نام محمدؐ کا ورد ہو
اے کاش اٹھتے، بیٹھتے صلِّ علیٰ کہوں

...*.*.*...



کاش طیبہ میں شب وروز گزارا کرتا
اپنی تقدیر کو ہدوشِ مُرّیا کرتا

یابی آپ کے نعلین کو چوما کرتا !!!
رکھ کے سینے پہ اسے ٹھنڈا کلیجہ کرتا

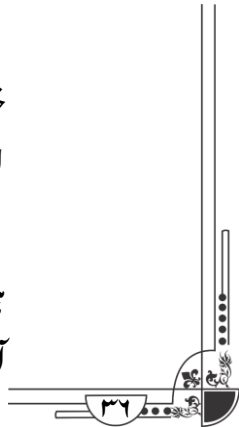
"روضہء پاک" کو افکار کا قبلہ کرتا
بعدہ "نعتیہ اشعار" میں لکھا کرتا

تیری دہلیز پہ آکر تجھے سجدہ کرتا
"آسماں گرتے قدموں کا نظارہ کرتا"

اپنی انگشت کا جس دم وہ اشارہ کرتا
برسرِ آسماں مہتاب دوپارہ کرتا

خامہ فکر ترا نقش اتارا کرتا
اور مرا کلک سخن نعت ہی لکھا کرتا

ہر گھڑی کام یہ اے سیدِ والا کرتا
آپ کے حسن کے جلووں کا نظارہ کرتا



عشقِ احمد کادیا من میں جلایا کرتا
دل کے تاریک شبستاں میں اجالا کرتا

بخت سے روضہ سرکار پہ جاتا جو کبھی
خاکِ درِ چوم کے پلکوں سے بھارا کرتا

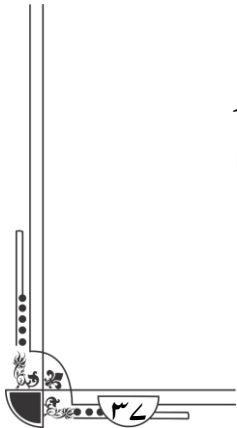
دل کی تختی پہ اگر نامِ محمد لکھتا
رنج و آلام کو پھر آنکھ دکھایا کرتا

جلوہ عشقِ نبی دل میں بسا کر نجدی
کیوں نہیں دل کو مصفیٰ و مجلیٰ کرتا

باریابی کی اجازت تجھے مل ہی جاتی
ہجرِ آقا میں جو دامن کو بھگویا کرتا !!

دین و دنیا کی سعادت تجھے ملتی احمد
درپہ سرکار کے دامن جو پسارا کرتا

...*.*.*.*...



مظہرِ حسنِ ازل ہے قدِ زیبا تیرا
آنہ دیکھ کے حیران ہے چہرہ تیرا

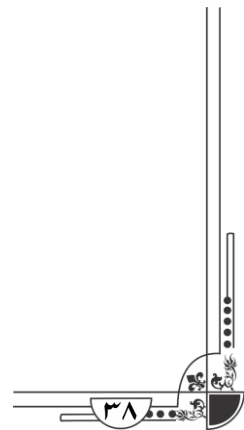
زیرِ ممنون ہوا رشِ معلّٰی تیرا
محرمِ راز بنا "بلبلِ سدرہ" تیرا

کوئی کیا جانے بھلا کیسا ہے رتبہ تیرا
عرشِ اعظم سے بھی اونچا ہے پھریرا تیرا

کس بلندی پہ ہے رتبہ شہِ والا تیرا
با ادب چومتے جبریل ہیں تلوا تیرا

نازشِ خلدِ بریں روضہٴ اعلیٰ تیرا
مشک و عنبر میں نہایا ہوا رستہ تیرا

پیکرِ خلقِ بہت خوب طریقہ تیرا
تیرا کردارِ حسین، طورِ نرالا تیرا



عشق میں ڈوب کے پڑھتا ہوں وظیفہ تیرا
ناردوزخ سے بچائے گا حوالہ تیرا

سب کا سردار ہے جب گود کا پالا تیرا
اوج پر کیوں نہ حلیمہ ہونصیبہ تیرا

مغفرت کے لیے کافی ہے سہارا تیرا
"پلہ ہکا سہی بھاری ہے بھروسہ تیرا"

کوئی دنیا میں کہاں تجھ سا کریم اور شفیق
فکرِ امت میں سدا دل ہے دھڑکتا تیرا

رنج و آلام ہمارے سبھی کا فور ہوئے
نام جب ہم نے لیا جانِ مسیحا تیرا

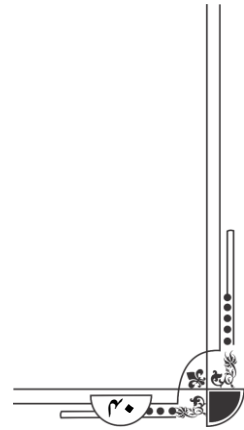
رب نے بخشے ہیں دو عالم کے خزانے تجھ کو
فیض بٹنا ہے جہاں میں شہِ والا تیرا

دین کے واسطے گردن ہے کٹائی جس نے
وہ کوئی اور نہیں، وہ ہے نواسہ تیرا

دعوتِ دین کے لیے جاں کی لگادی بازی
عزم و ہمت کی ہے چٹان کلیجہ تیرا

پیروی طرزِ رضا کی تو کیا کراہم
دیکھنا ہوگا یہ دیوان انوکھا تیرا

...*.*.*.*.*



جانِ عالم، فخرِ آدم، شاہِ بطحا زندہ باد
نورِ اول، شمعِ ایماں، ماہِ طیبہ زندہ باد

محرمِ اسرارِ قدرت، عالمِ علمِ یقین
نازشِ دیں، زینتِ عرشِ معلیٰ زندہ باد

نور کی خیرات جس سے لے رہے ہیں مہرِ ماہ
آمنہ کے لال کا پُر نور چہرہ زندہ باد

آسمانِ علم و حکمت کے درخشاں آفتاب
کوکبِ بُرجِ ہدایت، شاہِ بطحا زندہ باد

یا خدا اس آرزو کو دے حقیقت کا لباس
"زندہ باد اے آرزوئے باغِ طیبہ زندہ باد"

باعثِ تخلیقِ عالم، نازشِ دنیا و دیں
فخرِ عالم، فخرِ آدم، فخرِ حوا زندہ باد

روضہ و منبر کے بیچوں بیچ حصّہ ارض کا
جنتی ٹکڑوں میں ہے وہ ایک ٹکڑا زندہ باد



میرے آقا، میرے داتا، میرے بلجا آپ ہیں
اے مری حاجات کے قبلہ اور کعبہ زندہ باد

ان کے حسن و دلکشی کا حال کچھ مت پوچھیے
مظہرِ حسنِ ازل؛ جانِ بجلی زندہ باد

مصطفیٰ، شمسِ اضحیٰ؛ بدرالدُّجیٰ، نورالہندیٰ
شانِ عالم، جانِ عالم، شاہِ بطحا زندہ باد

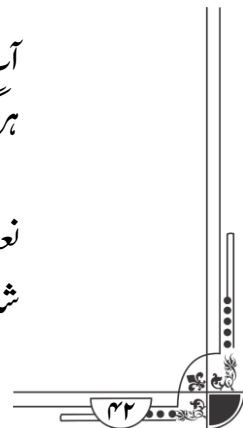
عرش و کرسی مدحتِ سرکار میں رطبُ اللسان
اور کرتی ان کی مدحت "شاخِ طوبیٰ" زندہ باد

اللہ اللہ پاؤں کی ٹھوکر سے مُردے جی اٹھیں
اے طبیبِ دو جہاں، جانِ مسیحا زندہ باد

آپ کے دربار سے اے سرورِ ہر دوسرا
ہر گھڑی بخشش کا چشمہ ہے اُبتا زندہ باد

نعتِ احمد شوق سے کرتے رہو احمد رقم
شاعری میں نعت کا ہے خوب چرچا زندہ باد

...*.*.*...



خدا کے حسن کا پُر نور آئینہ کیا ہے
نبی کے چہرہ انور کے ماسوا کیا ہے

چمک یہ چاند میں؛ سورج میں یہ ضیا کیا ہے
نبی کے حسن کی خیرات کے سوا کیا ہے؟

کسی کو تیری حقیقت کا کچھ پتہ کیا ہے
خدا ہی جانے شہا تیرا مرتبہ کیا ہے

جسے بھی دیکھیے اس پر نثار ہے ہر دم
جمالِ گنبدِ خضریٰ میں اے خدا کیا ہے

نبی کے عشق کا سرمایہ پاس ہے اپنے
سوائے اس کے مرے دل میں اور رکھا کیا ہے

کروں یہ عرض کہ میرا وطن بھی ہو طیبہ
کبھی حضور جو پوچھیں کہ مدعا کیا ہے

لگا کے قدموں کی ٹھوکر حضور، دل سے کہیں
دھڑکتا کیوں ہے اے ناداں، تجھے ہوا کیا ہے

خراجِ عشق اگر پیش کرنا ہے تجھ کو
جبیں کو درپہ جھکا اتنا سوچتا کیا ہے

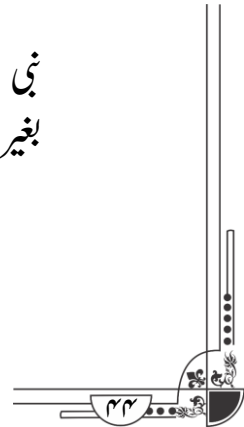
نشانِ منزلِ مقصود ہے، بتا دینا
کوئی جو پوچھے شہ دیں کا نقشِ پا کیا ہے

گلاب، جوہی، چیلی میں ہے جو خوشبو بسی
نبی کے پاک پسینے کے ماسوا کیا ہے

طلب کا ہاتھ میں پھیلاؤں درپہ کیوں ماہمہ
وہ جانتے ہیں مرے دل کا مدعا کیا ہے

نبی کی نعت؛ سخن کی ہے آبرو احمد
بغیر اس کے سخن میں بتا مزہ کیا ہے؟

...*.*.*.*



نور و نکہت کی گھٹا چاروں طرف چھائی ہے
زلفِ "واللیل" ہواؤں میں جو گہرائی ہے

جس پہ فردوس بھی سوجان سے شیدائی ہے
باغِ طیبہ میں عجب لطف ہے، رعنائی ہے

اتنی گہرائی کہاں تجھ میں ہے بحرِ اکاہل
بحرِ عشقِ شہِ والا میں جو گہرائی ہے

خود کھنچا جاتا ہے دل میرا مدینے کی طرف
جب سے آنکھوں میں بسی صورتِ زیبائی ہے

خود بخود دل مرا سینے سے چلا سوئے نبی
سبز گنبد کی جو تصویر نظر آئی ہے

زخم گہرا ہے دوا دیجے طیبیوں کے طیب
آپ کی ذات تو صدرِ شکِ مسیحائی ہے

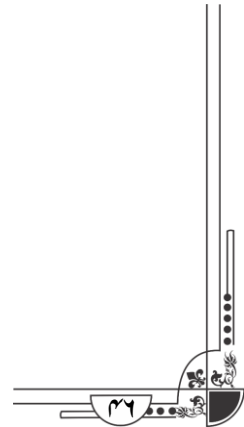
توڑ کھئی ہے کمرسنگِ حوادث نے شہا
لیجیے جلد خبر جان پہ بن آئی ہے

یادِ طیبہ تری نکلت پہ میں قرباں دل سے
تیری خوشبو سے مہکتی مری تنہائی ہے

اپنی تقدیر پہ نازاں نہ ہو کیوں وہ احمد
ان کے کوچے میں جسے موت وقضا آئی ہے

دافعِ رنج و الم، کیجیے اللہ کرم
سر پہ احمد کے مصیبت کی گھٹا چھائی ہے

...*.*.*.*...



مریضِ غم کو ملے گی شفا مدینے سے
ہر ایک دکھ کی ملے گی دوا مدینے سے

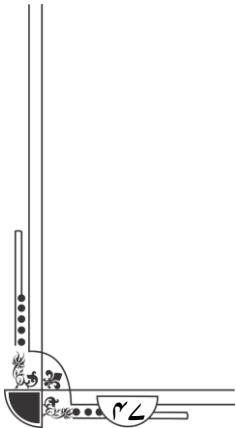
جمالِ گنبدِ حضرتِ ہمیں نظر آئے
دلوں کا تار اگر ہو جڑا مدینے سے

کہا ہے وقتِ مصیبتِ اشنی جب میں نے
کرم کی اٹھی ہے اس دم گھٹا مدینے سے

درِ رسول پہ آکر بنا لو بگڑا نصیب
وہ دیکھو آتی ہے پیہم صدا مدینے سے

ہر ایک غنچہٴ امید کھل اٹھا اس دم
نبی کی جس گھڑی آئی عطا مدینے سے

وہیں پہ ہوتی ہے تشنہٴ دہن کی سیرابی
کرم کی اٹھتی ہے ہر دم گھٹا مدینے سے



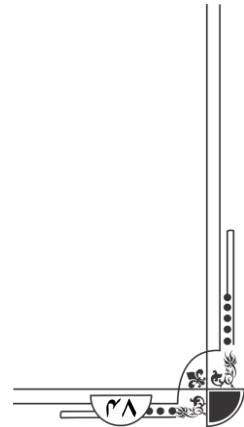
دوانے جھوم اٹھے جس گھڑی حضوری کا
پیام لے کے جو آئی صبا مدینے سے

پلٹ کے آئے خدا پھر سے "دورِ عثمانی"
الہی دور ہو نجدی بلا مدینے سے

یہی ہے آرزو، حسرت یہی ہے احمد کی
کبھی نہ لوٹ کے آئے شہا مدینے سے

نبی کے عشق میں خود کو فنا کرو احمد
ضرورت تم کو ملے گی بقا مدینے سے

...*.*.*...



پیغامِ حق سنانے سرکار آرہے ہیں
دیوارِ کفر ڈھانے سرکار آرہے ہیں

شمعِ ہدیٰ جلانے سرکار آرہے ہیں
راہِ خدا دکھانے سرکار آرہے ہیں

انصاف کا جہاں میں پھر ہوگا بول بالا
ظلم و جفا مٹانے سرکار آرہے ہیں

ہونٹوں پہ ربِ ہبلی کا زمزمہ ہے دیکھو
امت کو بخشنوانے سرکار آرہے ہیں

آشفقہ حال دنیا، خوشیاں تجھے مبارک
روتوں کو اب ہنسانے سرکار آرہے ہیں

نعمتِ سردی سے دنیائے رنگ و بو کو
ریشکِ جنان بنانے سرکار آرہے ہیں

صل علیٰ کے نغمے ہوں لب پہ اور گاؤ
خوشیوں کے اب ترانے سرکار آرہے ہیں

مسرور ہوگی دنیا، چھائے گا بر رحمت
داغِ الم مٹانے سرکار آرہے ہیں

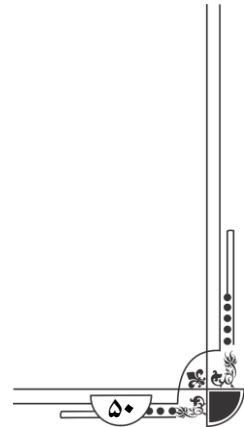
وہ دیکھو ہتھکڑی کی کڑیاں بھی پل رہی ہیں
قیدی کو اب چھڑانے سرکار آرہے ہیں

عالم کی حکمرانی رب نے انہیں ہے بخشی
لعل و گہر لٹانے سرکار آرہے ہیں

بیواؤں کے سروں پر شفقت کا ہاتھ رکھنے
اور بھوکوں کو کھلانے سرکار آرہے ہیں

کافور ہو رہی ہے ظلمت جہاں سے احمد
عالم کو جگمگانے سرکار آرہے ہیں

...☆.☆.☆...



مرحبا ، صد مرحبا نورِ سراپا آگیا
حبذا صل علی کعبے کا کعبہ آگیا

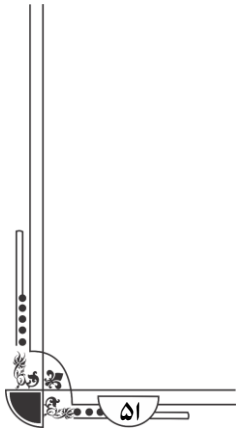
کیوں نہ پھیلے بزمِ امکاں میں اُجالا چار سو
نور لے کر اس جہاں میں نور والا آگیا

ہر طرف ہے دیکھیے کیف و مسرت کا سماں
”عیدِ دو شنبہ“ کی خوشیاں لانے والا آگیا

”رب ہبلی امتی“ وقتِ ولادت ہی کہا
اپنی امت کا مسیحا، ماویٰ، ملجا آگیا

پشت پہ مہرِ نبوت، سر پہ نوری تاج ہے
شانِ محبوبی لیے عالم کا دولہا آگیا

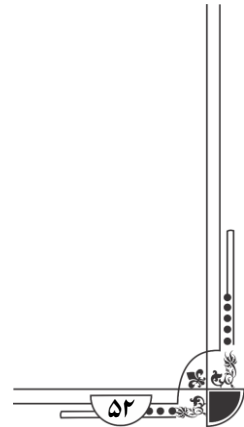
قیصر و کسریٰ کے ایواں میں بپا ہے زلزلہ
مالکِ عرب و عجم ، وہ شاہِ بطحا آگیا



پرچمِ توحید آقا نے اٹھایا جس گھڑی
کفر کی پیشانی پہ اس دم پسینہ آگیا

اپنی چشمِ ترکے اے احمد لٹادے سب گھر
دیکھ طیبہ آگیا ، آقا کا روضہ آگیا

...***...*



لطفِ محشر میں خداوندِ تعالیٰ کرنا
فیصلہ میرا سپردِ شہِ بطحا کرنا

مجھ پہ بھی چشمِ کرم اے شہِ بطحا کرنا
زخمِ دل ، تفتہ جگر کا بھی مداوا کرنا

ہے یقین مجھ کو کہ بخششِ میری ہو جائے گی
جانبِ طیبہ میرا لاشہ روانہ کرنا

نظم میں ، نثر میں توصیفِ نبی کر کے رقم
اپنے تاریک شبستاں میں اجالا کرنا

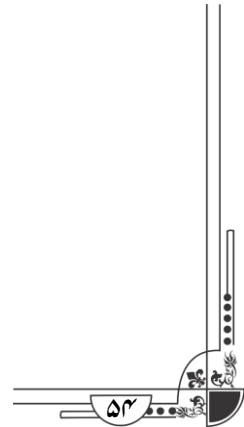
عظمتِ شاہِ مدینہ پہ اگر حرف آئے
اے مرے دوستو ہر گز نہ گوارہ کرنا

دامنِ عفو و کرم میں وہ چھپالیں گے ضرور
”فیصلہ میرا سپردِ شہِ بطحا کرنا“

عظمتِ شاہِ مدینہ پہ قصیدہ لکھ کر
اپنی تقدیر کو ہم دوشِ ثریا کرنا

عشقِ سرکار کے جلووں کی چپک سے احمد
شیشہٴ دل کو مصفیٰ و مجلیٰ کرنا

...☆☆☆...



آگئے ، آگئے مصطفیٰ آگئے
آج دنیا میں خیر الوریٰ آگئے

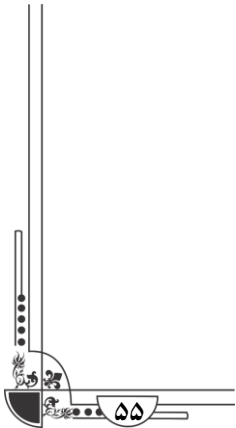
سر پہ تاجِ شفاعت سجائے ہوئے
شافعِ حشر ، نورِ خدا آگئے

نور و نکہت سے معمور دنیا ہوئی
جس گھڑی خاتم الانبیاء آگئے

ہر طرف شورِ صلِ علیٰ ہے بپا
مرحبا! مظہرِ کبریا آگئے

غم زدو، آؤ خوشیاں مناؤ کہ اب
ہم غریبوں کا وہ آسرا آگئے

ان کے صدقے ہدایت کی دولت ملی
حق نگر، حق نما، رہنما آگئے



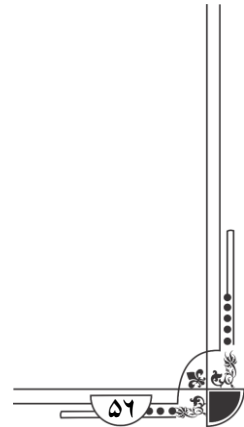
قدسیوں نے کہا ،مرحبا مرحبا!
جب کہ دنیا میں شاہِ دنی آگئے

مشکلوں میں گھرا تھا یہ سارا جہاں
بن کے مشکل کشا مصطفیٰ آگئے

ظلمتِ شب نے بستر اٹھا ہی لیا
دہر میں جب کہ شمسِ اضحیٰ آگئے

ہر طرف ہو گیا ظلم کا خاتمہ
عدل کی لے کے جب وہ ردا آگئے

احمد بے نوا خوب خوشیاں منا
آج دنیا میں خیر الوریٰ آگئے
...☆.☆.☆...



نبی ہیں کعبہٴ مقصود، دیں کا قبلہ بھی
تمام نبیوں میں افضل بھی اور اعلیٰ بھی

بہار آشنا جو گلشنِ تخیل ہے
کرم کا اس پہ پڑا ہے ضرور چھینٹا بھی

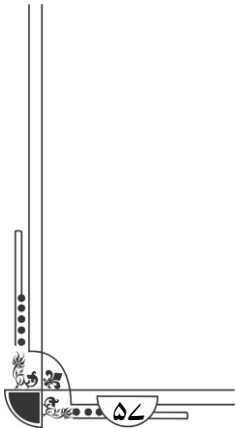
عروسِ فن پہ سجا غازہٴ تقدس جب
”لبوں پہ حمد خدا بھی ہے، نعت آقا بھی“

کبھی تو خواب میں تشریف لائے آقا
چمک اٹھے مری تقدیر کا ستارا بھی

نبی کی نعت کے موتی لٹاؤں میں ہر دم
ملے نصیب سے اک دن جو شاخِ طوبیٰ بھی

مقامِ قربِ پیمبر کوئی بتائے کیا
خرد کے ساتھ ہے حیراں مکیں سدرہ بھی

خیال و فکر میں ہر وقت میرے رہتے ہیں
مدینے پاک کا نقشہ، نبی کا روضہ بھی



رخِ حسین کی تفسیر ”واضحی“ ہے اگر
قمر ہے آپ کے قدموں کا استعارہ بھی

نمازِ عشقِ نبی پڑھ لو با وضو ہو کر
پھر اس کے بعد کرو خوب ان کا چرچا بھی

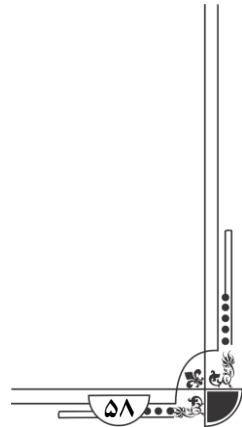
یہ سب ہیں شمعِ جمالِ نبی کے پروانے
بلال و زید، عمر، حارث و قتادہ بھی

ہمارے فکر و تخیل میں وہ بلندی دے
کہ جس پہ ناز کرے ”اردوئے معلیٰ“ بھی

رسولِ پاک کے صدقے میں ہو کرم مولیٰ
ہماری دنیا سنور جائے اور عقبیٰ بھی

نگاہِ لطف کا طالب ہے احمدِ عاصی
شبِ الم سے کرو دور یہ اندھیرا بھی

☆☆☆



اوج پر اس گھڑی اپنا بھی مقدر ہوتا
سامنے گر وہ سراپا ئے منور ہوتا

آنکھوں میں اشک طلب کا جو سمندر ہوتا
خالی دامن میں مرادوں کا بھی گوہر ہوتا

سنگِ در چومتا، روضے کو سلامی دیتا
کاش طیبہ میں کوئی لمحہ میسر ہوتا

شاخِ طوبیٰ کا قلم بخت سے مل جاتا اگر
وصفِ سرکار میں مصروف برابر ہوتا

لمس مل جاتا اگر آپ کے قدموں کا شہا
بخت کے ساتھ مرا گھر بھی منور ہوتا

گنبدِ خضریٰ کا ہر روز لگاتا چکر
کاش طیبہ کا یہ احمد بھی کبوتر ہوتا

☆☆☆

زمیں کے ساتوں طبق ساتوں آسماں مہکے
حضور آپ کے آنے سے کل جہاں مہکے

بدن سے ٹپکے پسینہ تو لہلہائے چمن
اسی پسینے سے یہ مشک و زعفران مہکے

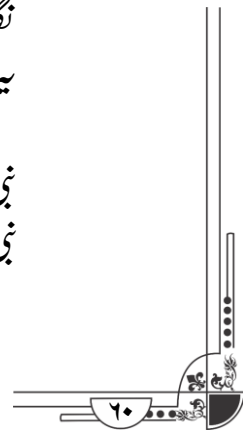
گلابِ عشق پیپیر کی دیکھیے نکلت
کہ ایک فرد نہیں سارا خنداں مہکے

خلیلی باغ کے گل پر نثار ہو جاؤ
کہ جس کی عنبریں خوشبو سے جسم و جاں مہکے

نبی کے جسم معطر کے لمس اطہر سے
زمین مہکے، فلک، شمس و کہکشاں مہکے

نگار خانہ ہستی میں ان کے آنے سے
یہ غنچہ گل، یہ چمن اور گلستاں مہکے

نبی کی نعت ہمیشہ تو گنگنا احمد
نبی کی نعت سے ہر دم تری زباں مہکے
...☆☆☆...



مرتبہ اعلیٰ ہے کتنا احمد مختار کا
بادب بوسہ لیا ہے عرش نے پیزار کا

مظہرِ حق ، نورِ اول ، افضل و اعلیٰ وہی
کوئی ثانی ہے نہ سایہ سید ابرار کا

چہرہ و الشمس یہ قربان سورج ہے اگر
چاند صدقہ لے رہا ہے آپ کے رخسار کا

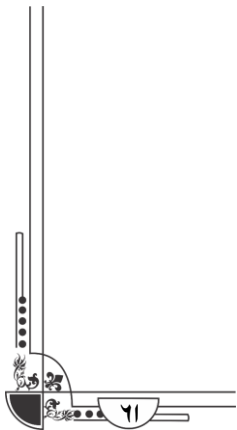
وہ شبِ معراج اک پل میں گئے ہیں لامکاں
کون اندازہ لگائے گا اس رفتار کا

کشتہٴ عشق نبی ہوں مجھ کو طیبہ لے چلو
لے نہیں سکتا میں احساں مرہم زنگار کا

مصطفیٰ کے جانثاروں کی شجاعت دیکھیے
”کام ہاتھوں سے لیا ہے جنگ میں تلوار کا“

مصطفیٰ کے نام کا پڑھ کر وظیفہ ہر گھڑی
بندۂ احمد ہے طالبِ رحمتِ غفار کا

...☆☆☆...



عشقِ نبی کی شمع جو دل میں جلا سکے
عرفانِ دین کا وہی انعام پاسکے

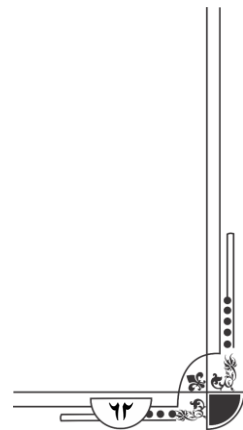
عشقِ رسولِ پاک سے روشن ہے زندگی
کس کی مجالِ میری جو قیمت لگا سکے

تیرے سوا وہ کون ہے میدانِ حشر میں
سر پہ جو اپنے تاجِ شفاعت سجا سکے

ہو جائے انتظام کچھ ایسا مرے حضور
یہ نامراد آپ کے قدموں میں آسکے

تیرے سوا کسی میں یہ قدرت نہیں شہا
شمس و قمر کو انگلی پہ اپنی نچا سکے

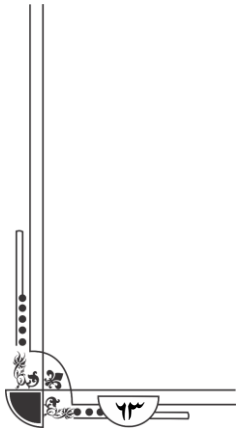
اللہ نے جو عزتیں بخشی ہیں آپ کو
کون و مکاں کہاں تری عظمت کو پاسکے



احمد کو ایک دن یہ سعادت نصیب ہو
روضے پہ جا کے نعتِ نبی گنگنا سکے

احمد تو چل دیا رحیبِ خدا کو اب
تاکہ وہاں سکون کی دنیا بسا سکے

...☆☆☆...



پیامِ خدا عام فر مانے والے
رہِ حق بھکتوں کو دکھلانے والے

امامِ رسل، سرورِ دین و دنیا
محمد، مہجد لقب پانے والے

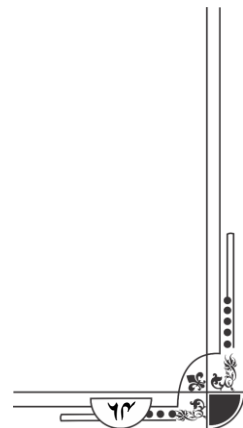
مدینے کی مٹی کی سوغات لانا
دیارِ حبیبِ خدا جانے والے

کرم کی نظر ہو خدارا ادھر بھی
”مرادیں غریبوں کی بر لانے والے“

فضائل کے جامع، محاسن کے پیکر
خدا سے محمد لقب پانے والے

ہیں اپنے تو اپنے، عدو پہ بھی ہیں وہ
سدا پھولِ رحمت کے برسانے والے

خدا کی طرف سے بصورتِ قرآن
صحیفہ ہدایت کا وہ لانے والے



گواہ آج بھی ہے یہ بازارِ طائف
ہیں پتھر وہ کھا کے دعا دینے والے

خدایا تخیل کو دے اتنی رفعت
ہوں اشعار دل میں اتر جانے والے

نبی کی حمایت کا ہو جس پہ سایہ
اسے فکر کیا، لاکھ ہوں تھانے والے

خبر سارے عالم کی رکھتے ہیں آقا
مدینے میں آرام فرمانے والے

وہاں مر ہی جانا تمہیں چاہیے تھا
پلٹ کر مدینے سے اوآنے والے

وہی وجہ تخلیق عالم ہیں احمد
وہی بزمِ ہستی کو چکانے والے

...☆☆☆☆...

سب کتابوں میں قرآن سب سے الگ
شاہِ بطحا کا فرمان سب سے الگ

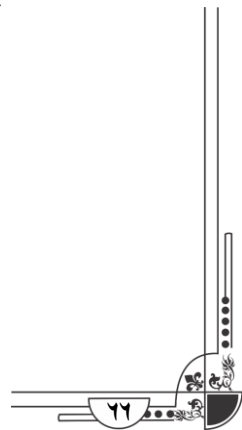
شانِ والے سبھی انبیاء ہیں مگر
میرے آقا ہیں ذیشان سب سے الگ

”نعت گوئی“ عبادت سے کچھ کم نہیں
ہے یہ بخشش کا سامان سب سے الگ

کلکِ فطرت کا ہے وہ حسین شاہِ کار
مظہرِ ذاتِ رحمان سب سے الگ

عشقِ سرکارِ دل میں بسا کر تو دیکھ
ہوگی دنیا میں پہچان سب سے الگ

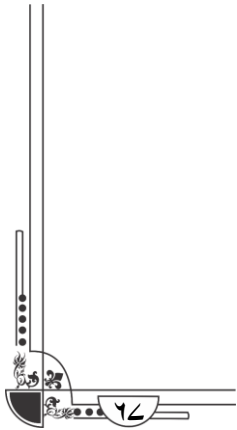
انبیاء، اولیا کو ملی معرفت
ہاں مگر ان کا عرفان سب سے الگ



سارا قرآن نازل ہوا وصف میں
”میرے آقا کی ہے شان سب سے الگ“

جاں کے دشمن کو بھی جس نے بخشی اماں
فتحِ مکہ کا اعلان سب سے الگ

نعتِ سرکارِ احمد لکھو تم سدا
ہوگا تیار دیوان سب سے الگ
...☆☆☆...



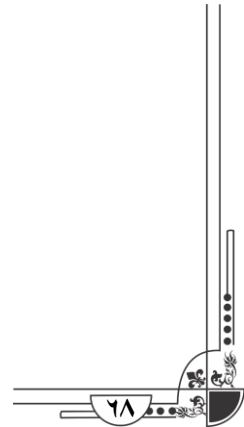
خواب میں گنبدوینار نظر آتے ہیں
یا نبی! آپ کے دربار نظر آتے ہیں

جیتے جی طیبہ بلا لیجئے مجھ کو آقا
لمحہ زندگی دشوار نظر آتے ہیں

جن کے سینے میں ہیں عشقِ شہِ بطحا احمد
باغِ جنت کے وہ حق دار نظر آتے ہیں

اک نظرِ سیدِ ابرار ادھر ہو جائے
تیرے احمد یہاں بیمار نظر آتے ہیں

...☆☆☆...



نبی کی زیارت جسے ہو گئی ہے
یقیناً وہ دنیا میں ہی جنتی ہے

کرم کی نظر سرورِ دین و دنیا
تمھاری ہی جانب مری لوگی ہے

رسالت کا سورج ہوا جب کہ ظاہر
صفِ اشقیاء میں عجب کھلبلی ہے

”اشقی“ رسولِ خدا جو پکارا
یکایک مصیبت ہماری ٹلی ہے

نبی کی غلامی جسے ہاتھ آئی
اسے دو جہاں کی ملی سروری ہے

مدینہ، مدینہ، مدینہ، مدینہ
صدادل سے ہر دم یہی آرہی ہے

مرے نا خدا میری امداد کیجے
کہ بحرِ مصیبت میں کشتی پھنسی ہے

رُخِ واضِحی سے منور ہے عالم
گلوں میں ترے حسن کی تازگی ہے

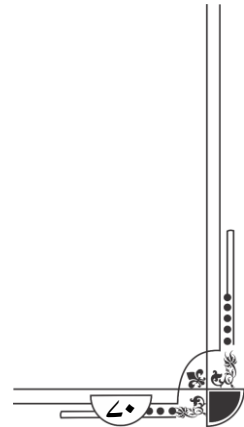
ترے قرب کا راز پائے کوئی کیا
کہا جب کہ تونے ”مع اللہ لی“ ہے

خدا نے بنایا جسے اپنا نائِب
”ہمارا نبی وہ، ہمارا نبی ہے“

وہ خوش بخت جس کا مدینہ ہے مسکن
اسے گویا دنیا میں جنت ملی ہے

منور ہیں شمس و قمر جو فلک پر
مہِ طیبہ! تیری یہ جلوہ گری ہے

مدینے کی شام و سحر اللہ اللہ!
خدا کے کرم کی برستی جھڑی ہے

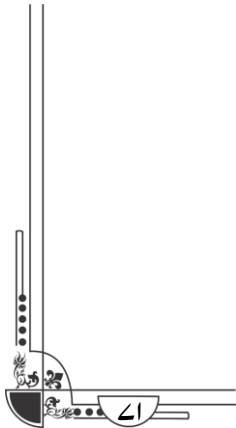


جو آئی صبا لے کے طیبہ سے خوشبو
یکایک کلی مرے دل کی کھلی ہے

ابھی حوروغلمان کا رہنے دو قصہ
تصور میں طیبہ کی اس دم گلی ہے

سداناز کر اپنی قسمت پہ احمد
تجھے نعت گوئی کی دولت ملی ہے

...☆☆☆...



قرب حق کا پتہ چاہیے
زندگی کا مزا چاہیے

مال و زر کی نہیں کچھ طلب
”بس نبی کی عطا چاہیے“

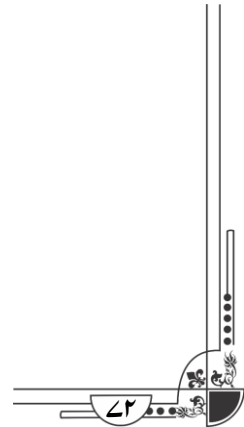
سر پہ رکھنے کو اے مصطفیٰ
آپ کا نقش پا چاہیے

ہر مرض سے ملے گی شفا
وردِ صلِّ علیٰ چاہیے

بجرم میں ہے کشتی پھنسی
اک نظرِ ناخدا چاہیے

باغِ جنت کی خواہش نہیں
بس نبی کی عطا چاہیے

رنج کی اس کڑی دھوپ میں
ظِلِّ زُلفِ دوتا چاہیے



یابی، یابی، یابی
دردِ دل کی دوا چاہیے

دہر میں، قبر میں حشر میں
آپ کا آسرا چاہیے

نعت گوئی کی دولت ملے
فکرو فن کی ردا چاہیے

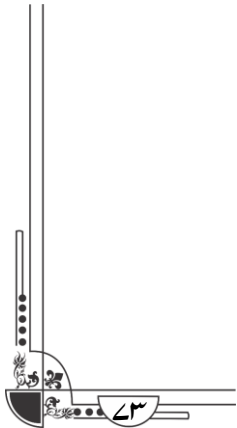
دیدہ و دل کی بینائی کو
سرمہ ”مازاغ“ کا چاہیے

دل کی بنجر زمیں ہو ہری
اب کرم کی گھٹا چاہیے

میرے دل کی شبستان میں
الفتوں کی ضیا چاہیے

تیرے احمد کو اے مصطفیٰ
کلک احمد رضا چاہیے

...☆☆☆...



شاہوں کے سامنے نہ سکندر کے سامنے
منگتا کھڑا ہے روضہ انور کے سامنے

اللہ رے حسنِ شاہِ مدینہ کی تابشیں
نادم ہے شمسِ روئے منور کے سامنے

پیشانی سب کی جھکتی ہے کعبہ کے روبرو
کعبہ جھکا ہے روضہ اطہر کے سامنے

ہے آرزو یہی، یہی حسرت ہے دل کی اب
”مدفن بنے تو روضہ انور کے سامنے“

ہیں دم بخود وہاں پہ فصیحانِ باکمال
کس کی مجال آئے پیمبر کے سامنے

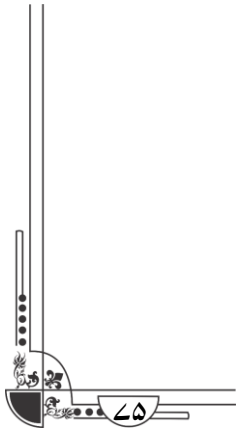
رحم و کرم و عفو و شفاعت کی چاہ میں
مجرم کھڑے ہیں شافعِ محشر کے سامنے



گل ہو گئے چراغِ ہدایتِ رہبراں
دونوں جہاں کے مرشد و رہبر کے سامنے

سب کو طلب ہے رحمت و بخشش کی، ہاں مگر
بخشش گدا ہے ساقی کوثر کے سامنے

اے کاش لب پہ نعت کا نغمہ لیے ہوئے
احمد کھڑا ہو روضہ انور کے سامنے
...☆☆☆...



بیسی ، مفلسی نے ہے مارا مجھے
یا نبی دیجیے اب سہارا مجھے

طیبہ بلوایے اور د کھلائیے!
سبز گنبد کا نوری نظارہ مجھے

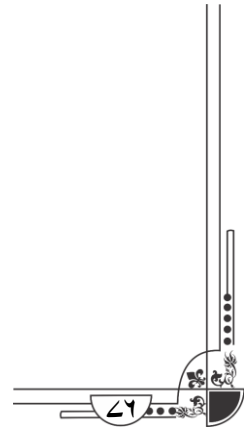
اے حبیبِ خدا، میرے مشکل کشا
قیدِ غم سے چھڑا دے خدارا مجھے

ماہِ طیبہ کی جس دم ملی روشنی
”جھک کے تگنے لگا ہر ستارا مجھے“

یاس کی بدلیاں پل میں چھٹنے لگیں
تیری رحمت نے جس دم پکارا مجھے

عشق ہے زندگی عشق ہے بندگی
عشق احمد نے احمد نکھارا مجھے

...☆☆☆☆...



بعد خدا بزرگ ہے عالم میں جس کی ذات
ایسا پیہروں کا پیہر ملا مجھے

مختار کائنات کی چوکھٹ پہ بے گماں
جو دو سخا و فیض کا ساگر ملا مجھے

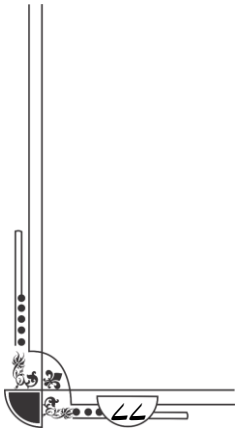
دل کے مکاں میں کیوں نہ اجالا ہو چار سو
طیبہ کا جب کہ ماہِ منور ملا مجھے

نازاں ہوں اپنی خوبی قسمت پہ دمبدم
کون و مکاں کا مالک و سرور ملا مجھے

ہے جس کی یادری کا یہ محتاج کل جہاں
فضلِ خدا سے ایسا ہی یاور ملا مجھے

چتے نہیں نگاہ میں خورشید ، مہر و ماہ
طیبہ کا جب سے خاور و اختر ملا مجھے

دیکھا ہے جس نے گنبدِ خضریٰ کو بار بار
قسمت کا اپنی وہ تو سکندر ملا مجھے

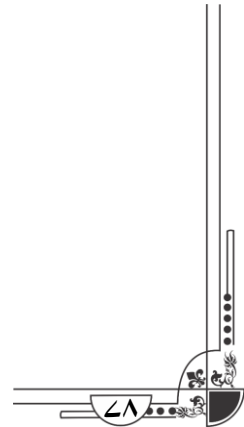


ہے جس کے سر پر تاجِ فضیلت سجا ہوا
رکھنے کو اس کے روضے پہ یہ سر ملا مجھے

خاکِ درِ نبی کی طرح جس میں ہو مہک
دنیا میں ایسا مشک ، نہ عنبر ملا مجھے

قسمت پہ اپنی ناز کروں کیوں نہ میں طفیل
مرشد ملا تو ”فاضلِ ازہر“ ملا مجھے

...☆☆☆...



آپ کے جیسا خوش جمال کہاں
آپ کے جیسا خوش خِصال کہاں

”امتناعِ نظیر“ برحق ہے
اس جہاں میں تری مثال کہاں

جتنا روشن نبی کا چہرہ ہے
اتنا روشن بھلا ہلال کہاں

آمنہ تیرے چاند کے جیسا
دہر میں صاحب جمال کہاں

بڑھنے والوں کو گھٹنا لازم ہے
مصطفیٰ آپ میں زوال کہاں

تشنگی آپ جب بجھائیں گے
مجھ کو محشر کا پھر ملال کہاں

بے طلب جب کہ بخشش دیتے ہیں
در پہ پھر حاجتِ سوال کہاں

کلکِ قدرت کے شاہکار ہیں آپ
دہر میں آپ کی مثال کہاں

لال دنیا میں تو ہزاروں ہیں
ہاں مگر آمنہ کا لال کہاں

جس کی ہیبت سے دنیا تھرائے
اب عمر کی طرح جلال کہاں

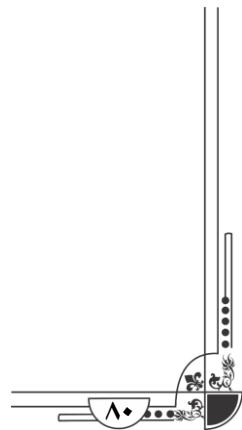
مصطفیٰ کے بلاں کے جیسا
کوئی دنیا میں اور بلال کہاں

سبز گنبد خیال میں رکھیے
اس سے بہتر کوئی خیال کہاں

کس طرح مدحِ شاہِ دین کروں
فکرو فن میں میری اُبال کہاں

شاہِ بطحا کا ہے کرم احمد
ورنہ تجھ میں کوئی کمال کہاں

...☆☆☆...



غم سینے میں اے سید ابرار بہت ہے
فرقت میں تری بندہ یہ پیار بہت ہے

”اک پل میں سرِ عرش گئے، آئے محمد صلی اللہ علیہ وسلم“
حیراں ہے خرد اس پہ کہ رفتار بہت ہے

رتبہ ہے ترا بالا، ترا وصف ہے اعلیٰ
اونچا ترے اخلاق کا معیار بہت ہے

لہو مجھے دیجیے اب غم سے رہائی
غم سینے میں اے مونس و غم خوار بہت ہے

اس گلشنِ ہستی یہ خزاں کا ہے تسلط
پامالِ خزاں دل مرا سرکار بہت ہے

بھردو مرے دامن کو مرادوں سے اے داتا
دنیا میں سخی آپ کا دربار بہت ہے

احمد کو عطا سوزِ دروں کیجیے آقا
یہ آپ کی الفت کا طلب گار بہت ہے

...☆☆☆...



ہے فضلِ کر دگارِ مدینہ شریف میں
جنت کی ہے بہارِ مدینہ شریف میں

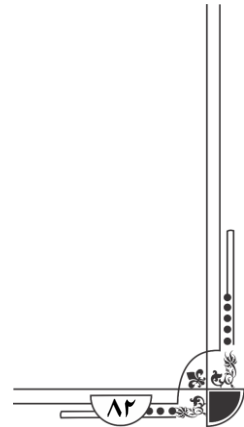
ہے جشنِ پُر وقارِ مدینہ شریف میں
خوشیاں ہیں بے شمارِ مدینہ شریف میں

چل اے دلِ فگارِ مدینہ شریف میں
مل جائے گا قرارِ مدینہ شریف میں

اے جذبِ شوقِ خاک کو گردِ غبار کو
آنکھوں سے تو بہارِ مدینہ شریف میں

اے عمرِ ناتمام بہت ہو گیا یہاں
جا زندگی گزارِ مدینہ شریف میں

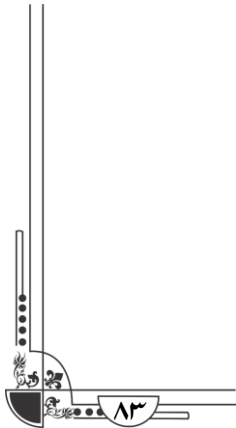
اے چشمِ شوق تو بھی نظارہ یہ دیکھ لے
قدسی کی ہے قطارِ مدینہ شریف میں



بل کھاتے، مسکراتے، اہلتے ہیں ہر گھڑی
رحمت کے آبشارِ مدینہ شریف میں

مدت سے آرزو ہے یہی، میری روح کا
اے کاش ٹوٹے تارِ مدینہ شریف میں

احمد کو فکرِ دنیا رُلانے گی کیا بھلا
ہیں اس کے غم گسارِ مدینہ شریف میں
...☆☆☆...



یابی ، یابی ، یابی آپ ہیں
ضامن و شافع امتی آپ ہیں

آپ آئے تو دنیا منور ہوئی
شمس بھی ، چاند بھی ، چاندنی آپ ہیں

باغِ عالم میں آنے سے آئی بہار
روئے پڑ مردہ کی تازگی آپ ہیں

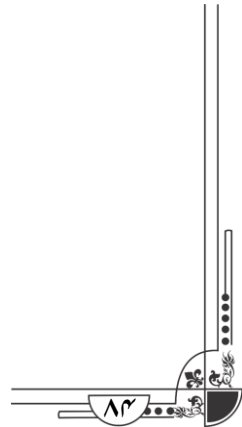
رب نے قرآن میں نور فرمادیا
ظلمتِ دہر کی روشنی آپ ہیں

کلکِ فطرت کے ٹھہرے حسین شاہ کار
مظہرِ ذاتِ حق یابی آپ ہیں

جس کو سن کر سبھی دم بخود ہو گئے
رب کا وہ نعمۂ سرمدی آپ ہیں

احمدِ ناتواں در سے جائے کہاں
مفلسی کے لیے سرخوشی آپ ہیں

...☆☆☆...



عظمتِ شاہِ دیں دیکھتے رہ گئے
نورِ ماہِ میں دیکھتے رہ گئے

وردِ صلِّ علیٰ ہم تو کرتے ہوئے
سبزگنبدِ حسین دیکھتے رہ گئے

لامکاں سے بھی آگے گئے مصطفیٰ
ان کو روح الامیں دیکھتے رہ گئے

فتحِ مکہ کے دن ان کے رحم و کرم
سارے اعدائے دیں دیکھتے رہ گئے

حسنِ سرکار جب کہ ہوا آشکار
سارے زہرہ جبین دیکھتے رہ گئے

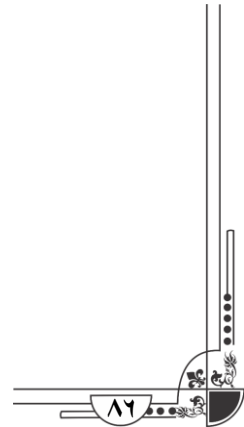
چہرہ ”الضحیٰ“ چشم ”مازغ“ کو
چاند تارے سبھی دیکھتے رہ گئے

چشمِ حیرت سے طیبہ کے گلزار کو
مڑ کے خلدِ بریں دیکھتے رہ گئے

ماہ و انجم چھپاتے ہوئے اپنا رخ
”ان کاروئے حسین دیکھتے رہ گئے“

جب سرِ عرش احمد گئے مصطفیٰ
ان کو روح الامیں دیکھتے رہ گئے

...☆☆☆...



لاکھ بدکار، گنہ گار، سیہ کار ہوں میں
ہاں مگر ادنیٰ غلامِ شہِ ابرار ہوں میں

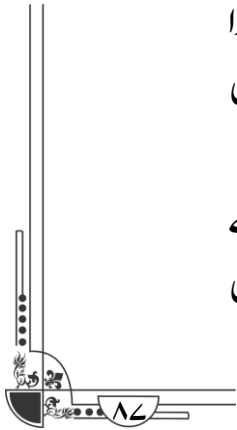
قیدِ آلام و مصائب میں گرفتار ہوں میں
رحمتِ عالمیں! رحمت کا طلبگار ہوں میں

اپنے ٹکڑوں پہ مجھے رکھ لو مدینے میں شہا!
غم کا مارا ہوا اک مفلس و نادار ہوں میں

دل کے آنگن میں اجالا ہوشہ جنّ و بشر
دل میں مدت سے لیے حسرت دیدار ہوں میں

عظمتِ شاہِ مدینہ کے تحفظ میں سدا
جاں ہتھیلی پہ لیے مرنے کو تیار ہوں میں

بخش دے جرم و خطا، عزت و رفعت دیدے
خوار و بیمار و خطاوار و گنہ گار ہوں میں



روزِ محشر یہ غلاموں سے کہیں گے آقا
فلک کس بات کی ہے جب کہ مددگار ہوں میں

عشق سرکارِ دو عالم کا خزانہ لے کر
جنت و خلد کا دنیا میں خریدار ہوں میں

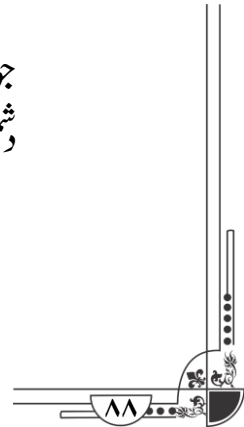
نعت گوئی کی بدولت ہی یہ اعزاز ملا
شعر کی دنیا میں جو آج چھٹکا رہوں میں

اب کسی جامِ لبالب کی ضرورت ہی نہیں
بادۂ عشق محمد ﷺ سے تو سرشار ہوں میں

صدقہ حسنین کریمین کا کر دیجے عطا
میرے سرکار بڑا بے کس و لاچار ہوں میں

جو ہیں گستاخِ نبی ان کو بتا دے احمد
دشمنِ دیں کے لیے حیدری تلوار ہوں میں

...☆☆☆...



وہی جو مظہر ذاتِ خدا ہے
دو عالم میں اسی کا غلغلہ ہے

وہی عالم کی وجہ ابتدا ہے
نبوت کا وہ حرفِ انتہا ہے

جمال و حسن کا وہ آئینہ ہے
کہ جس کا نام احمد مصطفیٰ ہے

”شبِ اسری“ سے یہ عقدہ کھلا ہے
یہ گردوں زیرِ پائے مصطفیٰ ہے

مدینہ مرکزِ انوارِ یزداں
”مدینہ مسکنِ خیر الوریٰ ہے“

نبی کی نعت گوئی کی بدولت
جہاں بھر میں مرا چرچا ہوا ہے

قمر میں آفتاب و کہکشاں میں
نبی کا حسن ہی جلوہ نما ہے

شرف بخشا ہے طیبہ کو نبی نے
یہاں کی خاک میں رکھی شفا ہے

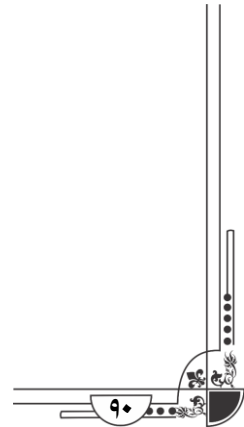
مدینہ طیبہ ہو اس کا مسکن
شکستہ دل کی یارب یہ صدا ہے

کہا شبیر نے گھر کو لٹا کر
نبی کے دین پہ سب کچھ فدا ہے

چلو شہر مدینہ مفلسو تم
غریبوں کا وہی تو آسرا ہے

زبان احمدِ نخستہ جگر پر
محمد ﷺ مصطفیٰ صلِّ علیٰ ہے

...☆☆☆...



جو ہے نعتِ سرور سنانے کے قابل
وہ ہے باغِ جنت میں جانے کے قابل

جمالِ حبیبِ خدا ہے نظر میں
تصور نہیں یہ ہٹانے کے قابل

رہِ دیں میں گھر بار جو بھی لٹا دے
وہی آنکھ پر ہے بٹھانے کے قابل

ہے لاریب خاکِ درِ مصطفیٰ ہی
نگاہوں کا سرمہ بنانے کے قابل

ثنائے نبی میں جو نکلے قلم سے
وہی شعر ہے داد پانے کے قابل

جمالِ رُخ، واضعٰی کے ہی صدقے
ہوئے مہر و مہ جگمگانے کے قابل

کرو فکرِ عقبی سدا تم اے احمد
یہ دنیا نہیں دل لگانے کے قابل

...☆☆☆...

دو عالم کا تو ہی مسیحا ہے واللہ
تو ہی سب کا ماویٰ و ملجا ہے واللہ

جو جسم مبارک سے مٹی لگی ہے
وہ عرشِ بریں سے بھی اعلیٰ ہے واللہ

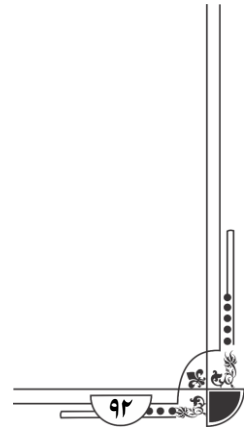
”نبی اللہ حی یرزق“ سے ثابت
”تو زندہ ہے واللہ تو زندہ ہے واللہ“

جمالِ حبیبِ خدا کی بدولت
زمین سے فلک تک اُجالا ہے واللہ

ہماری مصیبت یکا یک ٹلی ہے
تمہیں جب کہ ہم نے پکارا ہے واللہ

حسین گنبدِ خضریٰ کیا ہے اے احمد؟
یہ عرشِ بریں کا عمامہ ہے واللہ!

...☆☆☆...



یارِ درِ رسول پہ جا نا نصیب ہو
روئے پہ ان کے نعت سنانا نصیب ہو

گھر بار تیری رہ میں لٹانا نصیب ہو
نام نبی پہ جان گنوانا نصیب ہو

مدفن بنے ”بقیعِ معلى“ ہے آرزو
طیبہ کی ٹھنڈی چھاؤں میں سونا نصیب ہو

احرامِ عشق باندھ کے طیبہ کا ہوسفر
اشکوں کے موتی در پہ لٹانا نصیب ہو

مال و منال کی مجھے ہرگز نہیں طلب
نعلینِ پاک سر پہ اٹھانا نصیب ہو

احمد کی آرزو ہے یہی ربِّ کائنات
عشقِ نبی میں دل کو جلانا نصیب ہو

...☆☆☆...

باعثِ کن فکاں السلام علیک
ہادی اَس و جاں السلام علیک

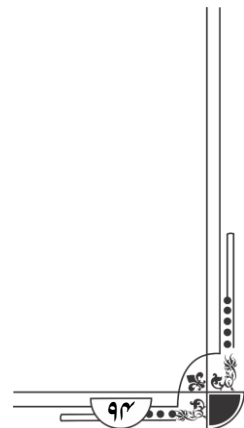
مالکِ کل جہاں السلام علیک
سرورِ دو جہاں السلام علیک

فخرِ کون و مکاں السلام علیک
نازشِ دو جہاں السلام علیک

مالکِ بحرِ ویر، حاکمِ خشک و تر
دہر کے حکمراں السلام علیک

سارے عالم کا ماویٰ و پلجا تو ہی
راحتِ جسم و جاں السلام علیک

شاہِ عرب و عجم تو سراپا کرم
فیضِ کا سائبان السلام علیک



داعی قوم تو، مصلح قوم تو
دین حق کی اذان السلام علیک

ہر طرف ظلم ہے، ہر طرف زور ہے
الاماں، الاماں السلام علیک،

اے شہِ بحرِ ویر، در ترا چھوڑ کر
جائے احمد کہاں السلام علیک
...☆☆☆...

نازِشِ عرشِ معلّٰی آپ ہیں
زینتِ دنیا و عقبیٰ آپ ہیں

باعثِ تخلیق ، وجہِ کن فکان
جانِ جاں، جانِ نجلیٰ آپ ہیں

منظہرِ حسنِ ازل، شاہِ دنی
" یک نے جس کو یک بنایا آپ ہیں "

حق تعالیٰ نے شبِ معراج میں
عرش پر جس کو بلایا آپ ہیں

نورِ اول! رب نے جس کے نور سے
سارے عالم کو بنایا آپ ہیں

جس نے حق کا بول بالا کر دیا
جس نے باطل کو مٹا یا آپ ہیں

بندگانِ کفر کو جس نے سدا
دین کا رستہ دکھایا آپ ہیں

کفر کے ماحول میں توحید کا
جس نے ہر نعمہ سنایا آپ ہیں

کفر کا میخانہ جس نے توڑ کر
جامِ وحدت کا پلایا آپ ہیں

اپنی انگلی کے اشارے سے کیا
چاند کو جس نے دوپارہ آپ ہیں

حضرتِ مولیٰ علیؑ کے واسطے
جس نے سورج کو بلایا آپ ہیں

لائقِ سجدہ وہی اک ذات ہے
جس نے دنیا کو بتایا آپ ہیں

پیکرِ جو دو عطا ، موجِ سخا
فیض اور بخشش کا دریا آپ ہیں

آپ کا در چھوڑ کر جاؤں کہاں
غم کے ماروں کا مداوا آپ ہیں

دی ہوئی قدرت سے رب کی چاند کو
جس نے انگلی پر نچایا آپ ہیں

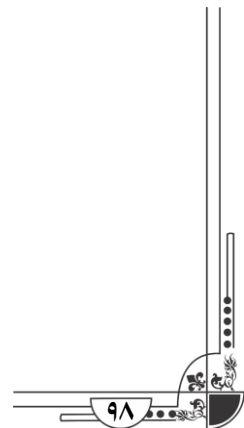
احمد و حامد ، محمد ، مصطفیٰ
ابطح ، یسین و طہ آپ ہیں

جس نے دنیائے دنی کی یابی
زلفِ برہم کو سنوارا آپ ہیں

وقت کے تپ تے ہوئے صحراؤں میں
رحمتوں کی چھتر چھایا آپ ہیں

اپنے احمد پہ کرم کر دیجیے
رنج و کلفت میں سہارا آپ ہیں

...☆☆☆☆...



دردمندوں کے لیے بن کے شفا آتی ہے
روضہ پاک کو چھوکر جو صبا آتی ہے

لڑکھڑاتے ہیں قدم جس گھڑی احمد اپنے
"ربِّ سلیم" کی اسی وقت صدا آتی ہے

بحرِ سائل کا ہے سائل یہ طفیل احمد بھی
سب کے دامن میں شہاتیری عطا آتی ہے

جھولیاں بھرتے ہیں سلطانِ دو عالم سب کی
ان کو "نا" کہنے میں گویا کہ حیا آتی ہے

بقعہ نور بنا دیتی ہے صحنِ دل کو
ان کے روضے سے جو چھن چھن کے ضیا آتی ہے

...☆☆☆...

مصطفیٰ آپ کی گلی اچھی
شہرِ طیبہ کی دل کشی اچھی

زندگی بہرِ بندگی اچھی
ورنہ جینے سے موت ہی اچھی

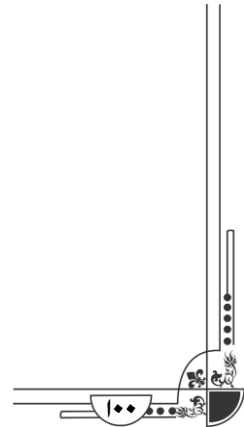
ان کے عشاق کی نگاہوں میں
ہو بھلا کیسے خسروی اچھی؟

میرے دل کے نگارخانے میں
حسنِ احمدی چاندنی اچھی

شاعری کی تمام صنفوں میں
نعتِ اقدس کی شاعری اچھی

قصرِ شاہی کے زیب و زینت سے
بیِ حلیمہ کی جھوپڑی اچھی

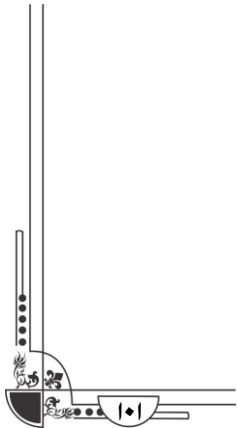
آپ کی زندگی سے ظاہر ہے
مالداری سے مفلسی اچھی



مدحتِ شاہِ دین میں جو گزرے
درحقیقت وہ زندگی اچھی

سروری جس پہ ناز کرتی ہے
ان کے در کی گداگری اچھی

لوگ کہتے ہیں آج کل احمد
نعت ہوتی ہے آپ کی اچھی
...☆☆☆...



آمادہ دل ہے کوچہ سرکار کی طرف
نظریں مکی ہیں گنبدوینار کی طرف

جبریل دنگ رہ گئے، جب کہ نظر پڑی
شاہِ دنیٰ کی برق سی رفتار کی طرف

سن کر نویدِ جاں فزا، یعنی "انالہا"
دوڑیں گے سارے احمد مختار کی طرف

اخلاق بے مثال ہے، کس کی مجال ہے
انگلی اٹھائے آپ کے کردار کی طرف

ابرکرم سے داغِ معاصی کو دھویئے
چشمِ کرم حضور ہو بدکار کی طرف

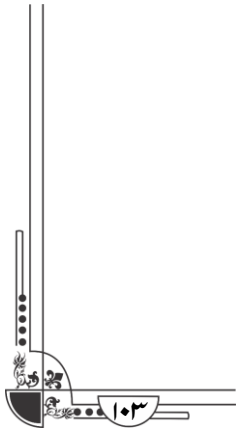
افلاس کا ہوں مارا ہوا شاہِ بحر و بر
چشمِ کرم ہو مفلس و نادار کی طرف

ٹھکرا کے سارے عہدہ و منصب کو، جاہ کو
میں آگیا ہوں طیبہ کے سرکار کی طرف

خیرات لینے جاتے ہیں شاہ وگدا سبھی
سلطانِ کائنات کے دربار کی طرف

مشر میں بخشواؤ گے احمد کو بالیقین
"کچھ غم نہیں جو تم ہو گنہ گار کی طرف"

...☆☆☆...



زندگی کا قیام تم سے ہے
سانسِ محوِ خرام تم سے ہے

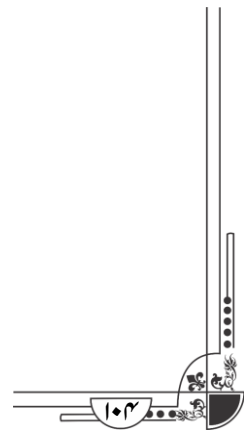
گردشِ صبح و شام تم سے ہے
زندگی کا نظام تم سے ہے

ارضِ بطحا نگاہِ عالم میں
لائقِ احترام تم سے ہے

سارے عالم کے حاکمِ اعلیٰ
دہر کا انتظام تم سے ہے

رب نے تم کو وہ رفعتیں بخشیں
آسماں زیرِ گام تم سے ہے

میرے دل کے نگار خانے میں
حسن کا ازدحام تم سے ہے



اے فصیحِ عرب، بلیغِ عجم
حسنِ لفظ و کلام تم سے ہے

چاند دو ٹکرے کر دیے، اس میں
خرق اور التیام تم سے ہے

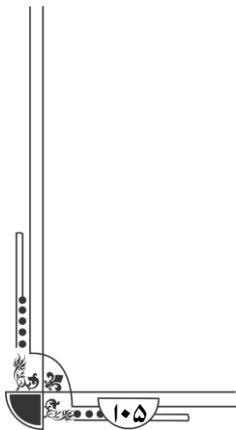
تشنہ لبِ امتی کی قسمت میں
شیریں کوثر کا جام تم سے ہے

کفر و الحاد کی زباں ہیں گنگ
ان کے منہ میں لگام تم سے ہے

نسبتوں کا کمال ہے بے شک
بندہ یہ نیک نام تم سے ہے

آج شعر و ادب کی دنیا میں
جو ہے احمد کا نام، تم سے ہے

...☆☆☆...



شمعِ عشقِ نبی جلا دل میں
الفتِ شاہِ دین بسا دل میں

عمر بھر مصطفیٰ کی یادوں کا
یوں ہی ٹھہرا ہوا قافلہ دل میں

غم نے بستر اٹھالیا نوراً
جب لیا نامِ مصطفیٰ دل میں

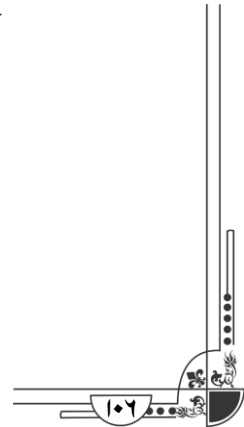
غم کا طوفان ہو گیا رخصت
جب کہ صلِّ علیٰ پڑھا دل میں

عظمتِ شہ پہ جان دینے کا
کیجیے پیدا حوصلہ دل میں

کیسے دیکھوں بھلا کوئی منظر
سبز گنبد ہے بس گیا دل میں

جیتے جی طیبہ دیکھ لے احمد
بس یہ حسرت ہے اے خدا دل میں

...☆☆☆☆...



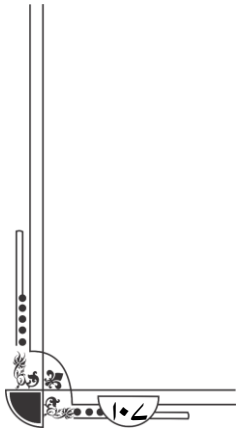
جلوۂ عشقِ نبی دل میں بسالے تو بھی
اپنے خوابیدہ مقدر کو جگالے تو بھی

مصطفیٰ صلّ علیٰ صلّ علیٰ پڑھ کے سدا
ان کے دیوانوں میں نام اپنا لکھالے تو بھی

رحمتِ مصطفیٰ آغوش میں لے لے گی تجھے
"چھپ کے تنہائی میں کچھ اشک بہالے تو بھی"

ہیچ آئیں گے نظر سارے مناظر احمد
سبز گنبد کو نگاہوں میں بسالے تو بھی

...☆☆☆...



سازِ وفا پہ جھوم کے گاتی ہے چاندنی
عشقِ نبی کا راگ سناتی ہے چاندنی

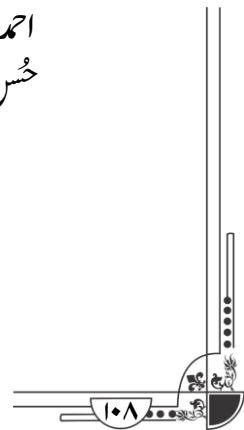
خیراتِ حسن لے کے مدینے کے چاندکی
ناز و ادا سے دل کو لُجھاتی ہے چاندنی

یہ نورمیرا، نورِ نبی سے ہے مستعار
یہ بات سب کو روز بتاتی ہے چاندنی

چہرے پہ گل کے غازہٗ عشقِ نبی سدا
دیوانہ اپنا سب کو بناتی ہے چاندنی

احمدِ نبی کے حسن پہ قربان جائیے
حُسنِ نبی پہ جان لُٹاتی ہے چاندنی

...☆☆☆...



ابتدائے نعت کا جب کلمہ ہو جائے گا
عشقِ وافت کا کشادہ دائرہ ہو جائے گا

جس کے دل میں جلوہء عشقِ نبی ہو گا بسا
"پاک اس کی روح اور دل آئینہ ہو جائے گا"

پیشِ داور عاصیوں کے واسطے بیشک دراز
ان کے دامنِ کرم کا سلسلہ ہو جائے گا

بخت اپنا جب کہ لے جائے گا روضے کے قریب
اپنے دل کا پورا ہراک مدعا ہو جائے گا

قبر میں جس دم فرشتے مجھ سے پوچھیں گے سوال
اسمِ آقا کی بدولت فیصلہ ہو جائے گا

نعت سرکارِ دو عالم یوں ہی کر احمد رقم
شاعری میں اونچا تیرا مرتبہ ہو جائے گا

...☆☆☆...

مجر، مجد کی لب پر صدا ہے
زباں پر مری وردِ صلّٰی علیٰ ہے

مریضو چلو شاہِ بطحا کی نگری
مدینہ کی آب و ہوا میں شفا ہے

ہدایت کی جس سے شعائیں ہیں پھوٹیں
رسالت کا روشن وہ اک آئینہ ہے

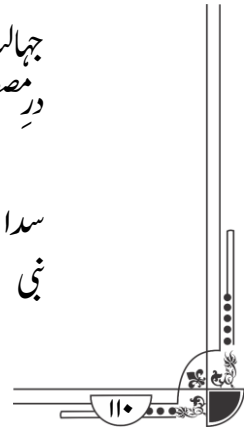
نبی کی رضا سے خدا ہوگا راضی
نبی کی رضا ہی خدا کی رضا ہے

ہر اک صنف سے اعلیٰ ہے نعت گوئی
یہ سب سے الگ ہے، یہ سب سے جدا ہے

جہالت کی اس کی تیرہ وتار شب میں
درِ مصطفیٰ علم و فن کی ضیا ہے

سدا ناز کر اپنی قسمت پہ احمد
نبی کی جو مدحت ترا مشغلہ ہے

...☆☆☆...



نبی کی یاد کا جلسہ سجائے بیٹھے ہیں
نظر میں گنبدِ حضری بسائے بیٹھے ہیں

جو شمعِ عشقِ محمد جلائے بیٹھے ہیں
وہ گھرِ بہشت میں اپنا بنائے بیٹھے ہیں

نمازِ عشقِ نبی اس میں ہم کو پڑھنا ہے
یہ دل کو اس لیے کعبہ بنائے بیٹھے ہیں

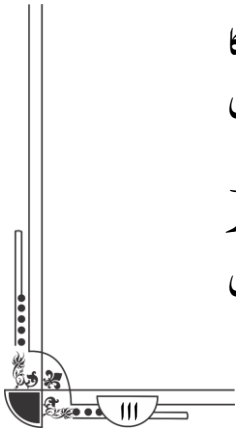
جمالِ گنبدِ حضری بسا کے آنکھوں میں
یہ سینہ اپنا مدینہ بنائے بیٹھے ہیں

حسین ابنِ علی کا یہ دیکھیے جذبہ
نبی کے دین پہ سب کچھ لٹائے بیٹھے ہیں

چھڑا ہے تذکرہ جس وقت شہرِ طیبہ کا
نبی کی یاد میں آنسو بہائے بیٹھے ہیں

کرم کی بھیک ملے گی ضرور اے احمد
درِ نبی پہ جو دھونی رمائے بیٹھے ہیں

...☆☆☆...



نعتیہ قطعات

دامنِ دل مرا کھنچے لگا بٹھا کی طرف
" خاکِ کوئے شہِ ابرار کی خوشبو آئی "

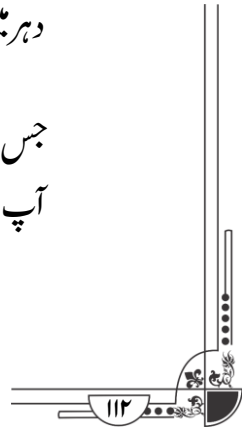
سارے اوہام و خرافات ہوئے دور مرے
قلب میں آپ کے افکار کی خوشبو آئی

پچھٹ گئے وہم و تردد کے اندھیرے جس دم
قلب میں آپ کے افکار کی خوشبو آئی

گلشن و گل کو ملی دولتِ نکلت جس دم
دہریں آپ کے پیزار کی خوشبو آئی

جس گھڑی غور سے قرآنِ مبین ہم نے پڑھا
آپ کی سیرت و کردار کی خوشبو آئی

...☆☆☆...



فکرو تخیلات کو پاکیزہ ہم کریں
پھر اس کے بعد نعتِ پیمبر رقم کریں

وجہِ نجاتِ اُخروی احمد ہے یہ عمل
"یادِ نبی سے چشمِ تمنا کو نم کریں"

...☆☆☆...

سرکارِ حال زار پہ چشمِ کرم کریں
رنجور ہم ہیں، دوری ہرجِ عالم کریں

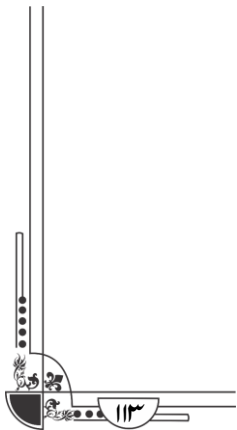
ابرکرم کے چھینٹوں سے آقائے نامدار
اس دل کی سرزمین کور شکِ ارم کریں

...☆☆☆...

دکھا دے الہی مجھے وہ مدینہ
جہاں بٹنا ہے رحمتوں کا خزینہ

دلوں کے لیے ہے وہ وجہِ سکینہ
جسے لوگ کہتے ہیں احمد، مدینہ

...☆☆☆...



الہی دکھاوے مجھے وہ مدینہ
جو اقصائے عالم کا ہے اک نگینہ

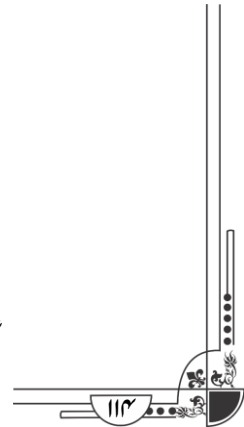
بغیر اس کے ایمان ہے نامکمل
نبی کی محبت ہے جنت کا زینہ
...☆☆☆...

محمد، محمد، محمد، محمد صلی اللہ علیہ وسلم
زباں پر رہے ہر گھڑی یہ ترانہ

رسولِ مکرم کے صدقے میں یارب
لگا دے مرا پار اب توسفینہ
...☆☆☆...

علوم و معارف سے لبریز سینہ
وہ رکھتے ہیں اسرار حق کا خزانہ

وہ رشکِ چمن ہیں، وہ جانِ بہاراں
گلوں سے ہے بہتر نبی کا پسینہ



جلوہ ہو بسا قلب میں محبوب خدا کا
ہونٹوں پہ مرے ورد رہے صلِ علیٰ کا

بخشنے ہیں انہیں رب نے دو عالم کے خزانے
کونین میں اونچا ہے علم شاہِ ہدیٰ کا
...☆☆☆...

ان کے چہرے پہ ستاروں کا گماں ہوتا ہے
شب کی تاریکی میں بھی دن کا سماں ہوتا ہے

مصطفیٰ آپ کی الفت ہے بنائے ایماں
”آپ ہوتے ہیں جہاں عشق وہاں ہوتا ہے“
...☆☆☆...

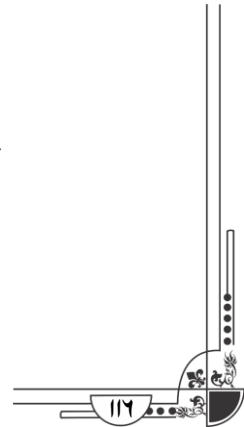
مدحِ رسولِ پاک ہو حمد و ثنا کے ساتھ
ذکرِ نبی بھی چاہیے ذکرِ خدا کے ساتھ

دنیا و آخرت کی سعادت بھی نصیب ہو
گذرے اگر حیات جو صلِ علیٰ کے ساتھ

احمد پہ بھی ہو چشمِ کرم سید عالم
مٹ جائیں سبھی رنج و الم سید عالم
...☆☆☆...

دونوں جہاں کے مالک و مختار آپ ہیں
ہم غمزدوں کے مونس و غم خوار آپ ہیں

پوچھے جو مصطفیٰ کا تعارف تو بولیے
قدرت کے کارخانے کا شہکار آپ ہیں
...☆☆☆...

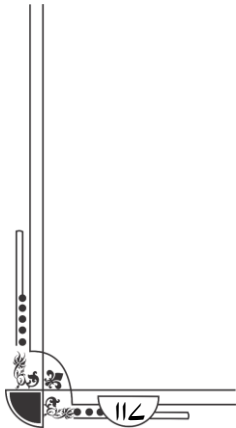


جنت کو مصطفیٰ کی حکومت پہ ناز ہے
ہم عاصیوں کو ان کی شفاعت پہ ناز ہے

شہرت کی ہے طلب نہ امارت کی ہے ہوس
ہم کو تو ان کی چشمِ عنایت پہ ناز ہے
...☆☆☆...

لاریب اپنے وقت کا سلطان بن گیا
جو بھی درِ رسول کا دربان بن گیا

وصفِ رسول پاک میں جو بھی ہوا رقم
مخشر میں مغفرت کا وہ سامان بن گیا
...☆☆☆...



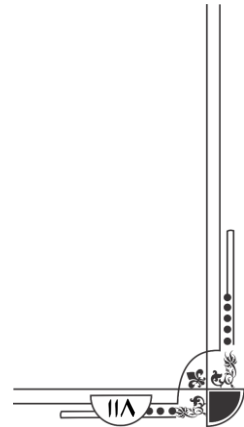
پھیلا ہوا ہے دہر میں مدحت کا سلسلہ
سرکار سے عقیدت و الفت کا سلسلہ

بحرِ محیط سے بھی کشادہ ہے بالیقین
آقا تمہارے جو دو سخاوت کا سلسلہ

جب تک کہ سارے ظلم و خطا بخشوانہ لے
جاری رہے گا ان کی شفاعت کا سلسلہ
...☆☆☆...

رنج و الم کا، درد کا، کلفت کا سلسلہ
سرکار دور کیجیے زحمت کا سلسلہ

چشمِ کرم سے کیجیے احمد کو سرخرو
تاحشر جاری رکھیے عنایت کا سلسلہ
...☆☆☆...



وہ امی تھے مگر دنیا کو حکمت کا شرف بخشا
شعور و آگہی، فکر و نظر، علمی شغف بخشا

شعور بندگی صحرا نشینوں کو عطا کر کے
تمدن کا طریقہ، زندگانی کا ہدف بخشا
...☆☆☆...

دل میں عشق نبی کی دولت ہے
مال و زر کی نہیں ضرورت ہے

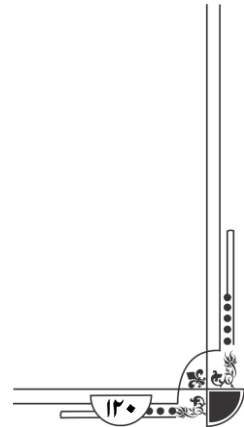
مجھ کو طیبہ مین دفن کر دینا
بس یہی آخری وصیت ہے
...☆☆☆...

فکرو فنِ نذرِ شہنشاہِ عرب ہو جائے
نعت گوئی مری شہکارِ ادب ہو جائے

کوئی سرمایہ ملے یا نہ ملے اے مولیٰ
پرچمِ عشقِ نبیِ دل میں نصب ہو جائے
...☆☆☆...

دل کو عشقِ شہِ والا کی طلب ہو جائے
زندگی اپنی گلستانِ عرب ہو جائے

نعت گوئی مری ، سرمایہٴ عقلمی ٹھہرے !!!
”ان کی مدحت مری بخشش کا سبب ہو جائے“
...☆☆☆...

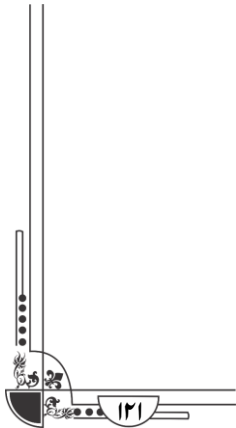


نعت گوئی ہی مرا ذوقِ ادب ہو جائے
واصفِ شاہِ اہم میرا لقب ہو جائے

نعت لکھتے رہو، پڑھتے رہو احمد ہر دم
تاکہ حاصل تمہیں خوشنودی رب ہو جائے
...☆☆☆...

اک تجلی بھی ادھر ماہِ عرب ہو جائے
تاکہ روشن دلِ تاریک کی شب ہو جائے

جگمگا اٹھے خدا یا یہ شبستانِ حیات
زندگی جلوہ گہِ نورو طرب ہو جائے
...☆☆☆...



اک نظر بندۂ احمد پہ بھی اب ہو جائے
اجڑا اجڑا سا چین دل کا ہے، بھپ ہو جائے

نازشِ دہر ہو تم، سروِ چین، جانِ بہار
دل کی دنیا میں بہاروں کی بھی چھب ہو جائے
...☆☆☆...

کاش یہ حاصل یہ سعادت مرے رب ہو جائے
مجھ سے توصیفِ شہنشاہِ عرب ہو جائے

سوچ کر بس یہی کرتا ہوں ثنائے آقا
ان کی مدحت مری بخشش کا سبب ہو جائے

ہونٹوں پہ مرے ذکرِ نبی، ذکرِ خدا ہے
ہر ایک مَرَض کے لیے کافی یہ دوا ہے

چھائی ہوئی امت پہ مصیبت کی گھٹا ہے
"اے خاصۂ خاص ان رُسل وقتِ دعا ہے"

کیوں گرمیِ محشر کی بھلا فکر ہو مجھ کو
جب سر پہ مرے آپ کی رحمت کی ردا ہے

سرکارِ ملے زخمِ جگر کو مرے مرہم
اللہ نے تو بخشا تمہیں دستِ شفا ہے

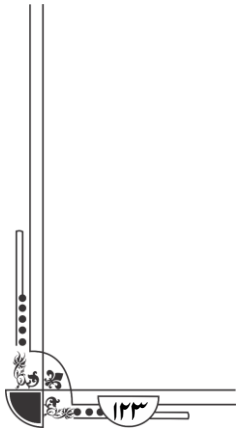
لہ کر کیجیے احمد پہ بھی آقا
کشکولِ گدائی لیے یہ کب سے کھڑا ہے

...☆☆☆...

بادۂ عشق جب اُبلتا ہے
دلِ مدینے کی سمت چلتا ہے

یاد آتی ہے جب مدینے کی
لب پہ نامِ نبی مچلتا ہے

...☆☆☆...

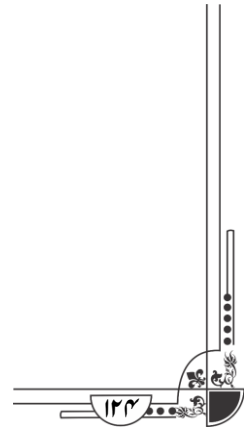


شعلہٴ عشقِ مصطفیٰ احمد
جس گھڑی قلب میں لپکتا ہے

حبِ دنیا کے سارے خرمن کو
آنِ واحد میں یہ نگلتا ہے
...☆☆☆...

عشق جب کروٹیں بدلتا ہے
اشکِ رُخسار پہ ٹپکتا ہے

رنج و کلفت کا مارا احمد اب
مصطفیٰ، مصطفیٰ ہی کہتا ہے
...☆☆☆...



سارے جھنڈوں میں ان کا جھنڈا ہی
سب سے اعلیٰ ہے، سب سے بالا ہے

مصطفیٰ آپ کی طرح کوئی
آج تک دہریں نہ آیا ہے
...☆☆☆...

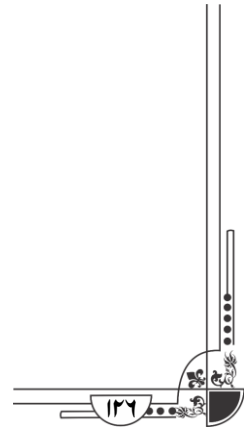
مصطفیٰ آپ کی بدولت ہی
دین کا آج بول بالا ہے
صاحبِ "واضحیٰ" کے صدقہ ہی
ساری دنیا میں یہ اُجالا ہے
...☆☆☆...

میری "نمازِ عشق" کا تو ہی امام ہے
تو ہی رکوعِ عشق ہے تو ہی قیام ہے

تو ہی مری دعا ہے، تو ہی دل کا مدعا
تیرے سبب ہی دین کا رائج نظام ہے
...☆☆☆...

چلو بھیک لینے حبیبِ خدا سے
کرم بٹ رہا ہے درِ مصطفیٰ سے

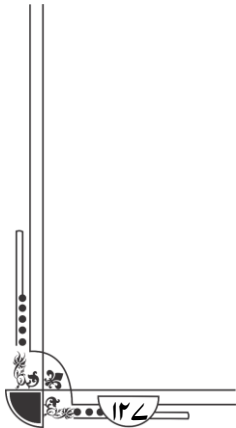
ہماری زباں تر رہے یا الہی
دم واپسیں وردِ صلِّ علیٰ سے
...☆☆☆...



مرتبہ "شاہِ دنیٰ" خوب ہے اعلیٰ تیرا
کوئی کیا لکھ سکے سرکارِ قصیدہ تیرا

نارِ سا فکر، زباں عاجز و قاصر ٹھہری
" وصف کیا خاک لکھے خاک کا پتلا تیرا "

...☆☆☆...



یادداشت

HARF-E-MID'HAT

Tufail Ahmad Mishbahi



DABISTAN-E-NAWWABIYA AZIZIYA
QAZIPUR SHARIF